

الحمد لله

قصیدہ مبارکہ غوثیہ مع ترجمہ منظوم  
 جس میں ہر شعر کا صاف و نفیس ترجمہ ایک شعر میں اور ہر  
 شعر کے ساتھ دو بیتیں اسکے مناسب عرض طلب میں ہیں  
 مع رسالہ

مہتمم قادری

## الزفرمة القبرية في الذب عن الخيرية

جس میں دس جلیل و عظیم نکات متعلق عربیت قصیدہ مبارکہ غوثیہ  
 ایسے افادہ ہوئے ہیں کہ اس رسالے کے غیر بین نینگے مع ذکر  
 بعض فضائل حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ہر دو تصنیف لطیف

صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف غزیرہ عالم محقق فاضل وفق حامی سنت  
 احمی برعت فقیہ امجد محدث ارشد وارث العلم اباعجب بد فاضل  
 ابن الفاضل بن الفاضل جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی مدظلہ و دام فضلہ

طبع دارالکتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المحي القادر الكبير المتعال - الذي سقى سيدنا كأسات  
الوصال وتوسج ملكنا بتيهان الكمال - والصلاة والسلام على  
نبينا المصطفى عبد القادر العظيم النوال - الغوث الغيث الوهاب  
الأمال - والله وحيد خير صحب ال - وابنه الجليل الحكيم الجميل المحمد  
الذئجل قلمه بالامر القديم على اعناق الرجال - واشهد ان لا اله الا الله  
شهادة تحصل الامال وتصلح المال - وان محمدا عبده ورسوله  
سيد السادات ومولى الموال - صلى الله تعالى عليهم بنوا وتوال - الى  
الابد لا ياد من رذل الا زال - وعلينا معهم يا مجيب السؤل - امين يا ابا عبد  
مقتصف ذي الجلال والكرام صاحبها الصلوة والحمد كوحيد اباد وكن صديق  
عن الشرور والفتن - مولانا المكرم ذي الفضل الفخيم مولوى شاه محمد ابراهيم قادي  
بركاتي وراسي حيدر ابادي سلمه القادر توب الى الاياوي كاطفنا فقير في حقيقت  
تسك كوت قادييت عبد المصطفى احمد رضا محمد سني حنفي قادي بركاتي



برای می آفرید الله وکل من یلید فی بخار ولاء ولیه ووالیه کے نام یارین  
 بسم الله خیر الاسماء قبلہ گاہی مظلہ العالی۔ تسلیم بصدت کریم۔ جناب لکنا  
 مولوی محمد وکیل احمد صاحب سکندر پوری آداب تسلیمات عرض کرتے ہیں  
 انہوں نے قصیدہ غوثیہ ستفانی الحبک سات الوصالی کی شرح اردو میں یہ  
 فرما رہے ہیں اور جن لوگ جو اس قصیدہ کی عربیت کے پیچھے پڑے ہیں اور تکرار و  
 اچھی طرح سے کر رہے ہیں۔ اسلئے فقیر کو فرمایا ہے کہ حضرت کو اسباب میں اطلاق  
 کیا ہے اس قصیدہ کی نسبت حضرت کا کیا منشا ہے اور مخالفین کا کیا جواب۔  
 جناب مولانا مولوی وکیل احمد صاحب فرماتے ہیں آپ حضرت قدس نے ان کے شرف سے  
 متاثر ہیں تو کیا ہم اس سے بھی گزرتے کہ حضرت غوث پاک کے قصیدہ کی شرح کرین اور  
 منظور بارگاہ غوثیہ ہوں یہ قصیدہ ایسا ہے کہ ہمارے والد ماجد اور تمام خاندان سکندر  
 پورہ کا عامل ہے جب اس کی نسبت لوگوں کو مشہور ہو تو اس کا دفع ضرور ہے آداب و  
 تسلیمات ہدی بادگو مولوی جیسا مدوح دم بالقوۃ نے آئہ کریمہ وانشاء وحمد  
 فی الہام پر عمل فرمایا وہ صلاح کار کجا و من سرب کجا بہ بین تفاوت روز کجاست  
 تا کجا بہ از انجا کہ اچھل فقیر اپنے مجموعہ فتاویٰ سے بہ العطا یا الذیویہ فی الفتاویٰ  
 الذیویہ کی جمع و تہذیب و رسائل مسودہ حضرت والقدس سرہ الماجد کی تمییز و  
 ترتیب اور اپنے رسائل کثیرہ کی تصنیف و تصانیف اللہ تعالیٰ فی کفی التضا  
 بکفی الیدین وغیرہ رسائل جدیدہ کی تصنیف میں مشغول تھا قصد کیا کہ نہایت  
 اجمال اپنی رائے ظاہر اور چند سطریں ایک مختصر جواب حاضر کرے ۵۲ ہجری ہجری روز جمعہ  
 مبارکہ کو اس طرف غم کیا سر کا فیض بار حضور قادریت مار علیہ رضوان الغفار کا نام پا

سرکار اقدس سے نظر اول میں وہ جو شش فیضان ہو اگر عنان قلم روکتے روکتے ایک  
موجز سال کا سامان ہو الا جرم بیان نہ پر سوا و غامد کا احسان لیا اور بنام الزفریۃ  
القبرية في الذی عن الخیرید مسی کیا سر و ناز بہشتان قادریہ اس مہرۃ  
قمری کا قبول استول اور نہ بظربندہ نوازی سکر والا انشاء اللہ العظیم الاعلیٰ اجابت  
سوال مرحوم و ماسول ع بر کریمان کار و شوار غیبت بد متولوی صاحب موصوف  
اگر ان وراق عدیدہ کو پسند فرمائیں اپنی شرح کا ضمیمہ بنائیں قرآن من و بعضا غنیمت  
فاش میگوریم و اگر گفتہ خود و نشانم

هَذَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الْمُقْتَدِرِ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْعَبْدِ الْقَلْدَرِ وَأ  
وَصَحْبِهِ الْعَامِلِ الْأَطَامِرِينِ وَهَذَا أَنَا أَقُولُ مُجِيبًا لِلْفَاضِلِ  
الْمَوْلَوِ وَكَوَيْلِ أَحْمَدَ السَّكْنَدَرِ فَوْرِي تَقَرُّبًا لِلَّهِ تَعَالَى وَابْتِهَاجًا بِالْكَفَى  
الْمَعْنَوِ وَالصُّوَرِ وَجَعَلْنَا وَخَوَاتِمًا جَمِيعًا مِنَ الَّذِينَ يَهْمُهُمُ الرَّبُّ لِحِمِّ حَسَنِ  
وَعَدِهِمْ وَفِي النَّبِيِّ الْكَرِيمِ ذِي الْفَضْلِ الْعَظِيمِ أَحْمَدَ رَضَاكَ كَانُ كَيْفِيْلَهُمُ  
الْأَحَدُ وَالْكَوَيْلِ أَحْمَدَ عَلَيْهِ وَعَلَى اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى مَنْتَهَى  
الْعَدْوِ وَنَهَايَةِ الْأَبَدِ سَرَّكَ عَالَمِ دَارِ قَادَرِيَّتِ عَظَمَ اللَّهُ تَعَالَى شَأْنَهَا وَأَعْلَى  
مَكَانَهَا كَيْطَرَفِ قَصِيدَةٍ مَبَارَكَةٍ لَا يَمِيزُ خَيْرِيَّةَ غَوْثِيَّةِ كِي نَسَبَتْ بِشَيْكِلِ سَتَقَاضِي  
وَشَهْرَتِ بَهْتِي سَ مَتِ سَ مَشْلُخِ أَوْسَاكَ وَطَيْفَةٍ كَرْتِ أَوْ جَابِزِيَّتِ دِيَّتِ أَوْ زِيَرَتِ  
خَلْعِ نَعَامِ سِي نَسَبَتْ جَلِيلَتِ سَ أَوْ سَكَانِمْ لِقِيَّتِ بِيْنِ سَوَكُنَا عَمْرٍ فَاضِلِ كَلَانَوْرِي  
رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ عَامِرٌ سَيِّدُ عِلْمِهِ سَيِّدِي أَحْمَدُ حَمُوِي صَاحِبُ عَمْرِ الْعِيُونِ  
وَالْبَصَائِرِ شَرَحَ الْأَشْيَاءَ وَالنَّظَائِرَ أَوْ سَكَانِمْ لِقِيَّتِ بِيْنِ سَوَكُنَا عَمْرٍ فَاضِلِ كَلَانَوْرِي

قصيدة مباركة خورشیدی کی



ہر لفظ و معنی سے اس قصیدہ کے کلام پاک حضور فرزند صاحب لواک صلی اللہ علیہ  
 علیہ علیہ وبارک وسلم ہونے کی شہادت دی تیسری ابوالمعالی محمد مسلمی قدس سرہ  
 بنجین شیخ محقق مولانا محمد تقی محدث دہلوی نے آخر سال ۱۱۷۴ھ الاصلہ میں علامہ  
 سلسلہ طیبہ علیہ عالیہ قادریہ سے شمار کیا اپنی کتاب مستطاب تحفہ قادریہ میں  
 فرماتے ہیں باب یازدہم انچہ از احوال خود فرمودہ اند نقل است از حضرت شیخ شہاب الدین  
 سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ مرتبہ فرمودہ خود سہروردی بر قدم شیخ است و من  
 بر قدم جہ خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بر داشت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 قدمے مگر آنکہ نہاد قدم خود بر آن موضع مگر راقدا نہوت کہ راہ نیست در آن غیر نبی  
 را و را شعائر لطیف خود نیز این مضمون لطیف را بیان فرمودہ اند و عل و  
 لہ قدمہ وانی و عل و لہ فی الذی یذکر الکمال و انتہا سبط کتب مشایخ میں بہت کچھ  
 اسکا نشان ملیکا ایسے محل بلکہ اس سے اہم و اعلیٰ میں استقدر ثبوت پر قناعت ہوتی  
 اور افعال سند کی حاجت نہیں سمجھی جاتی ہے استفادہ اس سفر نامی پھر اہم و اعلیٰ  
 سیوطی پھر سید علامہ محمد بن عمر العیون میں کتب فقہ و غیرہ کی نسبت اجماع نقل  
 فرماتے ہیں کہ لا یشترط الاصالۃ للسند لہ مصنفہا امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر  
 پھر علامہ زین بن نجیم مصری مشاہد و الطائر میں تصریح فرماتے ہیں ہمارے زمانے میں  
 جہتہ سے نقل کہ یہ سند ضرور نہیں کسی کتاب معروف سے اخذ کافی ہے چھپنے کے کلام  
 سے معروف ہونے کے لیے تراوی ایری کا شتر اطراف مفہم ہوتا ہے خاتم تحقیقین سید  
 محمد بن بریجی در المختار حاشیہ در مختار میں اس شرط میں بھی کلام کرتے اور صرف تعدد  
 نسخ پر قناعت فرماتے ہیں و هو حشجہ یتبعہا المراجعة الیہ تو یہاں تو شہاد

تتایف عاین افعال سند کی حاجت نہیں

اشتهار و تداول ایدی و تعدد نسخ خارج عن العمد سبب کچھ ہے امیر المؤمنین محمد فاروق  
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو وقت وصال حضور محبوبی الجلال صلوات اللہ علیہ  
وسلام علیہ کلمات جلیلة القد ربنیة الامور انوار احیاء امامت الاسلام و دخل الامین  
الحاج کمی و غیر ہما میں مضلا کو خرید فقرے اونسے شقے امام علامہ قاضی عیاض میں  
بھی واقع ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے اسکی تخریج احادیث سے بہ منہا بالصفاء  
فی تخریج احادیث الشفا میں فرمایا لہ اجدہ فی شئ من کتب الاثر لکذا صحا قبلہ کس  
الانوار و ابن الحرم فی مداخلہ ذکر اہ فی ضمن حدیث طویل و کفی بذلک لشدائد  
فانہ لیس مما یعلق بالاحکام النکحی بالجملة ایسی جگہ تناثوت کفایت کرتا ہے اثبات  
صحیحہ متصل یا تو حقیقی کی حاجت نہیں ان اگر کوئی کلام صریح مضامین شرع  
پر مشتمل پر اول العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس سے ثبوت شرعی کسی عام مسلمان کی طرف نسبت  
نہ کر سکتے کہ جناب رفیع مین علیہ ضوان الملک السیمع فائدہ جلیلة محمد امیر  
یہی مکتہ اول سبب جہالات ہمزہ کا دران کا فی ہے جو عوام زمانہ کے دو فرقہ مطلبہ میں  
شائع ہیں اصل شعار و کلمات کہ شرع مطہر کی صریح مخالفتوں پر مشتمل کا بر اولیاء  
گرام دست اسریم کطیف منسوب سنکر ایک سنی معتد کتاب میں نسبت پا کر جمال متفقہ  
اول مخالفت کی تجویز و تشیع اور ضلال سنکر میں ان منسوب الیہم پر طعن و تشنیع میں  
پڑ جاتے ہیں دونوں صراط مستقیم سے دور و افرار و تفریط کے نشون میں چور وہ  
بر علم حقا و اولیاء اتباع شرع سے الگ کھڑے بیخیاہ اتباع شرع من عکاد اولیاء  
اذنتہ بالکرب کی آفت میں پڑے حالانکہ جب ثبوت وافی بتواتر کا فی منعم تھا  
رأساً و بن نسبت ہی کار و دوا انکار واجب و لازم تھا امام مرث الانام حنبہ الاسلام

کتاب لکھا ان شاہین  
مثل سارا عیاد اولیاء  
فقطہ شیعہ کامرین  
اسکی اجازت دیا ہی ایک  
سلسلہ سند متصل ہے  
جیسے شجرہ الہیہ  
فائدہ با فاضل  
احادیث فقائل غیر احیاء  
احکام جلال و طہر  
بنین شیعہ کہ فتاح  
بنین کلام باطنی سنکر کا  
فائدہ جلیلة  
کسی کی طرف کلمات فاضل  
شیعہ کا نسبت ہے تو اولیاء  
عمر قبول نہیں سنکر  
جو بھی نور و درویدی





من القسم التالی کقولک مشرب لما عزیذک احيث احاط السامع بسيا  
 الكلام بل قد لا يكون من الاثني ايضا حيث بنى على ثلثة بدبعة كما  
 هو لما ذهب لراحم للبديعين في القلب ومنه قوله **ع** كما طينت  
 بالقدن السباعا وية قسم بشيكنا پسند وندوم اورنے کسی لطیفہ طریقہ  
 ضرورت صرحہ کے اوسکا عادی عامہ محتاط موم دوسرا وہ جسکے باعث تنہ  
 مراد و افناد وفاد نہو لیہ خیال بواجب لبیان نہوگا اگرچہ خیال بواجب لہر نیہ ہو  
 کہ مقصود بیان معنی یا مقصود حاصل ہو جو اگرچہ این عربیت کی موافقت مفقود  
 مثلا مثال مذکور میں ضد ضرب کو کسور یا سر کو ضموم یا بست ساکن پڑھنا  
 و لہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں بجائے نعبہ نعبہ مفسد نماز نہیں بخلاف  
 ضا لاین یفتح لام کہ معنی ہے علی ما ذکرہ العلامة الشرنبلالی فی تیسیر  
 المقاصد شوح نظم لفرائدہ حیث قال المصطلح اذا الحن فی قراءتہ لحن یعنی  
 المعنی کہتم لام الضا لاین لا تجوز صلاوتہ ثم قال اذا الحن لم یغنی المعنی کہتم  
 باء نعبہ او کسور ہلا کہ نقصد اہ قلت ولا نظر لہذا تامل و نظر اس قسم اعتناء  
 جب کہ باوجود علم و قدرت ہو اصلا نہ کسی کمال کا نافی نہ فضل کا منافی نہ ترک عمل عدم  
 پر مطلقا دلیل کافی مثلا امام فن سباحت گت بھر شناسکرے اور ہمیشہ ہنگام حاجت  
 کشیتو گیرے اس سے نہ اوسکا علم متغی ہو نہ چرخ قدرت منطقی آزمائش متطاو سے  
 حرمین طیسین زاد ہما اللہ زینا بعدترین بلکہ عامہ بلاد عرب کے خواص عوام ختم کہ چنانہ  
 فصحا و اعظم علماء عادات روزمرہ میں وہ عبارتیں بولتے ہیں جن کا ایک فقرہ قرآن  
 عربیت پر درست نہیں ہوتا پچھلے سبب نہ اونکے علم و معرفت یا لکہ فصاحت

لا تہی  
 بہ لہ لک  
 لاحتل لک  
 علی قتل شہر  
 الکا عزیذ  
 فیکانی باب  
 المشاکلہ  
 لے کال لک  
 کان شہر تہی  
 المکا لک  
 شہر بکام  
 نہ یا ۱۰  
 منہ  
 حفظ  
 ب



بین دلع آسکے نہ کوئی اور نھیں جبل و بحر کا عیب لگا سکے اعلم علمائے کہ مفتی  
 جلیل خفیه حضرت سید علی عبداللہ سراج کی قدس سرہ الملکی سے مسئلہ پوچھا  
 گیا عرب کے لوگ آج کل کاف کی جگہ کاف بولتے ہیں اگر کوئی شخص نماز میں یوں پڑھے  
 تو نماز ہوگی یا نہیں فرمایا ان یگدہ دلا بخبر روانہ لیگدہ نہ بخبر خود بھی یقین کی  
 جگہ لیگدہ فرمایا پھر اس سے اس سراج حیم پر کیا طعن یا اون کے لعان کمال  
 میں کیا نقصان بھرا دے فیض سراج علیہ سید محمد بن عابدین شامی قدس سرہ  
 السامی رد المحتار میں نہر الفائق علامہ محقق عمر بن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ سے  
 نقل لا اعتبار بالاعراب عند عامة المشايخ وهو الاصح لان العوام  
 لا يميزون بين وجوهه والخواص لا يلتزمون في مخاطباتهم بل تلك  
 صناعتهم والعرف لغتهم ولذا اتى اهل العلم في مجازاتهم كلامهم لا يلتزمون  
 اس علامہ محقق نے ربیع الاول شمسہ ایکڑ اپانچ ہجری میں انتقال فرمایا اور  
 صرف نھیں نے نہیں بلکہ اسے پہلے امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن  
 الہام قدس سرہ نے بھی ایسا ہی ارشاد کیا فتح القدیر میں فرماتے ہیں ہذا  
 الوجه بعد العوام والخواص لان الغاصدة لا تلتزم التكلم العربي على صحة  
 الاعراب بل تلك صناعتهم والعرف لغتهم ولذا اتى اهل العلم في مجازاتهم  
 كلامهم لا يقيفونہ اس جناب فضائل اب کے فضائل شریفہم رمضان ہجری  
 ۱۰۱۰ھ ۱۶۰۰ھ سوا کسٹھ ہجری کو ہوا تو ثابت کہ پانچ سو برس سے اکابر علما اپنے  
 محاورات و محامی کلام میں مراعات عربیت کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں  
 پھر کیا معاذ اللہ اسکے باعث انکی شان جلیل پر کچھ حرف لے سکتا ہے واللہ اعلم

اس نکتے سے مقصود اس قدر کہ باوجود علم و قدرت و حصول فائزات فحالت عربت  
 محل طعن مضر نہیں و لہذا الفاظ میں منافیہ واجبہ نہیں لکنہ ثانیہ  
 یا ہذا علما کو غالباً اس ترک عمل پر باعث امر اہم و اعظم کی طرف شدت التفات اور  
 امور زوائد کے ساتھ قلت مبالغت ہوئی ہے کہ لفظ قاسمہ ہر اور معنی روح متوجہ  
 روح کو نہیں بدن سے چندان کام نہیں جیسا کہ فیصل مقصود سے کام ہے تو اسکا  
 اہتمام ہے لفظ کی طرف اتنی توجہ بالیقین رکھتے ہیں کہ افادہ مراد کرے اسکے بعد مرعات  
 این و آن ہوئی ہوئی و لہذا کتب حدیث و فقہ و اصول و غیرہ میں کلمات علمائے  
 اعلام و ائمہ کرام دیکھنے والا صد امور خلاف عربیت پائے گا جنہیں شرح و تفسیر و نظائر  
 متناہین نہ بغیر من خطیہ ماہرین بلکہ بقصد تعلیم قاصرین تنبیہات کہتے ہیں فقیر اگر  
 انکا متبع و شخص کرے تو ایک بسوڑ سالہ چاہے معجزانہ نظر جمال میں معاذ اللہ  
 حرف گیری ائمہ قرار پائے حالانکہ مائشہ اس سے اوکی شان ارفع و اعلیٰ میں کوئی  
 نقص نہیں آسکتا مگر فعل ضرورت میں زراحوالہ بھی ناخوش بلکہ مہم مقصود نظر یا ضعیف  
 بلکہ منطقیہ تہمت و عدا و اسارت ظن لہذا نظر حاضر میں جو نظائر حاضر و مبین بعض تذکرہ  
 و حسن فاقول و اعتذر الی الکرام الکملۃ مما دعتنی الیہ ضرورتہ الجملۃ  
 (۱) امام ہمام سلمیٰ حجاج نیسا بوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مقدمہ صحیح میں فرماتے ہیں  
 صحابہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البدیین ہام جہا  
 ہام جہا لکھنے کا کوئی موقع تھا امام علامہ قاضی عیاض و سبکی شرح میں فرماتے ہیں  
 ہذا موضع استعمال ہام جہا لکھنے کا فی ما الضل الی نہان التکلم بہا  
 منہاج میں اسے نقل فرما کر مقرر رکھتے ہیں (۲) اوسیم ہر فان اسد السند و

الکرام علیہم السلام قاصد عربیت میں لکھنے پر دائرہ ان کے ہیں اور انکی تفسیر میں



والصدق وتعالى العلم ليشملهم بيان عاشر روايات بين ستر كبيرين مروى  
 اور پورين نظم اصول بين مضبوط حالانکہ صحیح بافتح پہ نام ابوزکر یا بجی نووی شرح  
 میں فرماتے ہیں السنن هو بفتح السين مصدر يستوفى الشئ استوفاه سترا  
 وجعل في الكثر الروايات والاصول مضبوطا بكسر السين اگر بالفرض بنظر بعض وایا  
 واصل اصل صحیح اس غیر صحیح سے بری کیجاتے تو ان جو ہر روز دواۃ الخلق ہوں ہر حال  
 حاصل واما تاویل الامام النفا وبقولہ یکن تصحیح هذا علی ان یکن السنن  
 بمعنى المستوفى لانه بمعنى المذبوح ونظائره اذ فاقول لا یلزم منه معطوف  
 مکمل لا یخفى والیہ اشعار الامام بقولہ یکن الدال علی التمریز (۳۸) اور میں کہ  
 اوقفت الخبر منہاج میں فرمایا کہ اهو فی الاصل اوقفت وھی لغة قليلة  
 والفصل الماشہق ووقت بغير الف (۳۹) صحیح بخاری وبن ابی داود وجامع  
 ترمذی وحتی انسانی وبن ابی داود وبن ابی داود وبن ابی داود وبن ابی داود  
 ابی ہیم عن الاسود عن الامامین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یأمر  
 فالتدبر باد غلام ہمزہ و تشدید تاء و اولما تے عربیت اسے جائز نہیں رکھتے ز غشی  
 نے مفصل میں کہا قول من قال فأتتر بخطأ خطأ ابن مشام نے کہا عوام المؤمنین  
 یحرفون فقرؤنه بالف و تاء مشددة ولا وجه له لانه افعل من الاذا  
 ففأوله همزہ ساکنہ بعد ہمزہ المضارکة المفتوحة علامہ طیبی کی شرح  
 مشکوٰۃ میں ہے صوابہ ہمزہ تین و لعل الادغام من الرواة مجمع بحار الانوار میں  
 هو خطأ لان الهمزة لا تدغم في التاء قاموس میں ہے لا یقل اترو قد جاء فی  
 بعض الاحادیث ولعله من تحریف الرواة اسیطر جب متینہ المصلی میں

اور پورین نظم اصول

۴۱  
الایات  
الحاملة  
لجميع امثال حرف الج على الهمزة

لا يسبق فعل كافة الاخلاص ذوى العقول ولا يضاف ولا يعلل بال

هو ان الجنب اذا اتذر في الحمام الخ علام بن امير الحاج في فرما الذي تقتضيه  
القول اعدان يقال ائذرتهمزة ساكنة بعد همزة الوصل قالوا ولا يجوز ان لا  
الياء تاء الخ (هـ) امام علام عياض صبي بالانك ادب وعربيت وقون فصاحت  
مين او كى جلالت شان اقباب نيمور سے اطهر وازهر شفا شريف بين فرما ہے  
من لدن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم الى هله جوا لا اله الا الله اصل اوصال  
حرف جركا محل نبيذ فاضل ريب علام احمد شهاب خفا جى نسيم الرياض بين فرما ہے  
في كلامه شق لم يهنو عليه وهى اصخال على هله جوا مقابلة لئلا يندائية  
الاخلالة على الدن وهو غير مسموع بل غير صحيح لانها فعل في الحال او الاصل على  
اللغتين فكانه حذف مجر و هذا اصله الموقتنا هذا وهله جوا وهو ايضا غير  
جاء على وفق كلامهم اوسمين هو مخن انتم تنتلق من القول بالمال الذي الزمتكم  
لنا حال انك انتقا صفت معاني به نه وصف رجال (۶) اوسمين هو الما كرو  
الكافة عن الكافة زخم شري ساد ريب خطبة فصل بين كتمان هو محيط بكاف  
الا بوا اسبطر او سكي كشاف و ابن نباتة شاعر مشهور كى خطبة مين وار و هوا  
حالا انك علماتى عربيت كما اتفاق هو كى اس لفظ كى نه تعريف جاز نه اضافت صحيح نه مال  
كس سواد و سرى طريقى سے استعمال روا الم الفخاة سيبيو رى كى ان كافة يلزم  
التنكير والنصب على الحالية كى عامة وقاطبة وطرا ونحوه نسيم بين سى و ز  
غيره انها لا تنقح ولا يجمع ولا تطلق على غير العقلاء ولم يرد ذلك في كلام  
الله تعالى ولا كلام العرب و هموا من استعمالها على خلاف ذلك امام نور و شى  
صحيح مسلم بين زير حديث على كرم الله تعالى وجهه ما خضنا سول الله صلى الله تعالى



عليه وسلم ينبغي له نعيم به الناس كافة فرماتے ہیں ہذا تستعمل كافاً  
 جلاً واما ما يقع في كثير من كتب المصنفين من استعمالها مضافة وبالعرف  
 لقولهم هذا كافة العلماء ومذهب كافة فهو خطأ معدوني نحن العلماء  
 وقسم بينهم (۷) امام يفتي حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في كل ارض آدم  
 كى نسبت فرماتے ہیں شاذ بالماۃ اسيد طرح یہ محاورہ بہت محدثین وغيرہم کے  
 زبان زد علامہ عدوی حاشیۃ اخضرى بن فرماتے ہیں ادخال ل على و توفى لفظ  
 اجمیۃ صیوۃ العرب (۸) سنن ابی داود وغیرہ میں لفظ عرض بضا و مجزى  
 عرض بضا و مجزى وار و علامہ مجد الدین فیروز آبادی قاسوس میں فرماتے ہیں العرب  
 والحدوثون یلحنون فی جمیع المصادق (۹) وہ بارہ مسئلے جنہیں قبل سلام عرض میں  
 سے امام کے نزدیک نماز فاسد اور صاحبین کے نزدیک تام ہے عام فقہائے کرام کی  
 زبان پر بنام مسائل اثنتی عشر مشہور حالانکہ یہ نسبت بطور عربیت اصلاً و صحت  
 نہیں رکھتی بحر الرائق پھر زہد الفائق پھر المختار میں ہے اشکرت ہذا النسبة  
 وھی خطأ عند اهل العربیۃ لان العداء المکمل لعلی غایب فی صدر فقہاء  
 خمسة عشر علما الرجل او غیر و خمسہ وغیر العلم لیس یستلزم علامہ طحاوی نے فرما  
 ہی مشہور عندہم ہذا النسبة لان ہذا الاستعمال غلیظ جائز میں  
 العربیۃ الخ (۱۰) عامۃ علماء سجدۃ تلاوت کی ایک قسم صلاۃ یہ لکھتے ہیں کہ کوئی کتاب  
 اس لفظ سے خالی ہوگی حالانکہ صحیح صلوۃ یہ ہے نہ صلاۃ یہ تحقق علی الاطلاق نے  
 فتح القدیر پھر علیہ غری نے منع الغزار و دیگر علما نے اپنی اسفار میں اس پر تنبیہ فرمائی  
 و هذا لفظ المحقق صواباً للنسبة فیہ صلوۃ برد الفہ وادوا حذف التک

لا تدخل الحروف

اشاعت نسبة باطله

الصلاة غلط و صحیح صلوۃ





(۱۳۳) امام کروری کتاب المناقب میں وصایائے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل فرماتے ہیں اذری ذلك بعلمك اور یوہین شہابہ میں خطبہ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ مکتوب سیدی احمد حموی غفرلہ میں فرماتے ہیں والصواب ذری ذلك بعلمك (۱۳۴) انجمن وصایا میں سے کاشغرہ المآل نظارات قاموس میں سے النظائر بالتخفيف بمعنى التدرج لیسیتعلم بعض الفقهاء (۱۳۵) امام اجل علی بن ابی بکر فرغانی کہ فقہ و اصول و ادب و عربیت میں امام بکیم ہیں شرح پاری میں فرماتے ہیں فرائض الصلوة ستة محقق علی الاطلاق نے فرمایا لا یخلو عن شیء الا ان اعتبر احاد الفرائض فريضه لتجوز البناء في عدد لا وان اعتبر في حيا لم يكن ذلك جمعة لان فاعائل انما يطرح في كل رباعي ثالثة مدك مؤنث بالتاء كسحابة وحيفة وحلوبة اوبا المعنى كشمال وعجونه وسعيد علمه ان الخ (۱۳۶) اوسمکی کتاب الہیات میں ہے قال وزفر الحسن یقتض من الاذی ملا اکمل الدین بابر قی نے فرمایا ہذا الترتیب غیری جائز و قول قال اما و زفر کان صوابا (۱۳۷) اوسمکی کتاب الاجارہ میں ہے یجوز طائفة المذمومة او قصوت لكونها معلومة و لتحق الحاجة اليها عسى علامہ برالدین محمود نے بنایہ میں فرمایا کلمة عسى ههنا وقع مجردا عن الاسم والخير تقديري عسى الاحتياج الى المذمة الطويلة يقع واهل العربية يابون ذلك (۱۳۸) اوسمیں جواب اما سوا سقلا فاکي ما تو ہو مجملہ الناظر فی مواضع لا یصح فی شرح کافیہ میں گفتار ہے وجب الفاء فی جواب ما اوسمیں سے لایحذف الفاء فی جواب ما الاضوی و حق نحو قوله ع اما الصلوة ولا صلا ولا یکر الخ (۱۳۹) علامہ سید عبد الرزاق مناوی خطبہ





موفقاً تو یہ مخالفت مساحت بر مساحت (۲۵۲۶) رد الحمار من شرح لباب  
 سے ہے الا خلاص ثنی عشر وۃ واحده عشری صرح کہ اس ہکذا بظہ و  
 صوابہ اثنتی عشر وۃ **اقول** یوہین احدی عشرۃ (۲۸) منہین ہے  
 ذکر فی فتاویٰ قاضین ان الاظہر فی البیان یعود بنحسا و ذکر فی محیط الاظہر  
 لا یعاق بنحسا علیہین فرمایا الوجه الظاہر ان یقال بنحسۃ لان البیرونی ثنی  
 سماعیۃ (۲۹) اسمین ہے والفخذ مغلّی شارح محقق نے فرمایا الوجه الظاہر  
 ان یقول المصنف والفخذ مغلّی فان الفخذ مؤنث (۳۰) قنیزہ شبابہ  
 و درر وغیرہ میں ہے واللفظ لابن نجیم الخاق بالحم مباحۃ الا الاخت مرہا  
 والصبر الشابة علامہ حموی لفظ صبر کی تحقیق نقل کر کے فرماتے ہیں فعل  
 ہذا لا یقال الصبر علی حال **قلت** وظنی انه من الخدات لا کاء  
 العرب تعرفہ **کب** کیا ان اموراء الکی امثال اکثر و بر نظر کر کے کوئی دلیل ضرر  
 علیہ امام مسلم و امام بیہقی و امام قاضی عیاض و علامہ رواۃ صحیح مسلم و جامعہ ابی یوسف  
 سند و امام قاضی خان و امام صدر الشریعہ و امام کروری و امام سیوطی و علامہ مشکا  
 و علامہ زرقانی و علامہ علی قاری و امام ہدے مصنفین ہدایہ و خلاصہ و حسنہ و توفیق  
 و بحر و تہرور و آجلہ و ابانہ و عشری و زہدی و ابن بسام و عائدہ محدثین رحمہمغیر  
 فقہا و اصولیین وغیرہم علمائے کاملین و مکلفانہن کی کمال فضل و فضل کمال میں  
 کلام و نقل کر سکتا ہے امام ابو سلیمان بن عجلۃ نے حدیث اللہم انی اعوذ بک  
 من الجنۃ میں جمہور محدثین کی تعلیل کی حیث قال عامۃ المحدثین یقولون الجنۃ  
 باسکان الباء و هو غلط و الصواب لضر اور امام ابو زکریا عیہ نووی نے

لا  
 اقوال البیرونی  
 بنی قاعدہ  
 مطبوعہ فی  
 امسالہ  
 کتابہ  
 و تکرار  
 و ہما  
 فی التسمیۃ  
 المتوازیۃ  
 ۱۲ منہ

امثال محمد بن العاص وشداد بن البراء و ابن ابی الموالم کو کہ اکثر کتب حدیث و فقہ  
میں باسقاط یا آئے غلط و غیر صحیح ٹھہر کر فرمایا اکثر کتب حدیث میں وارد ہونے سے  
وہو کا نہ کھا احیث قال ما العاص فالکثر ما یأتی فی کتب الحدیث والفقہ ونحو  
نحو ذالکاء وہی لغة والفصیح الصمیم العاصی بابتات الیکاء وکذلک شداد  
بر البراء و ابن ابی الموالم فالفصیح الصمیم فی کل ذلک وما شہدہ اثبات الیکاء  
ولا اختار ابو جعفر فی کتاب الحدیث والکثر لکما یحذفہا علامہ زرقانی شرح  
مواہب میں فرماتے ہیں العاصی بالیکاء وحذفہا والصمیم الاول عند اهل  
العجمیة وهو قول الجمهور کما قال النووی وغیرہ فی تبصیر المتنبہ قال النجاشی  
سمعت الاخفش یقول سمعت المبرد یقول هو بالیکاء لا یحذفہا حذفہا و  
قد لجت العامة یحذفہا قال النجاشی هذا یختلف لجمیع النحاة الخ اسیر  
عامۃ شرح وناظرین کلمات عسقلین پر از را عربیت مواہبات کرتے ہیں چہ  
اون سے پوچھیے آپکے نزدیک یہ باتیں اونکے فضل جیم میں کسے تھیں قصص کا باعث  
ہو سکتی ہیں تو بہتر از زبان تجاشی واستغفار اور اونکی غزوات کما لخطبت  
افضال و بلاغات نشان در رشت مکان کا اعتراف کرینگے تو وجہ وہی سے  
کہ اون کا بزرگی ہم عالمیہ کا جانب معنی مصروف ہوا ان یا موزر و اند غین پر  
باعث ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اوخصیخ سلم یا اولکے صحیح پر اقتدار نہ تھا علامہ  
سعد الدین تفتازانی توویح شرح توضیح میں امام اجل صدر الشریعہ کی نسبت  
فرماتے ہیں فی فضائلہا ما یتساخم فی صلاک الافعال میلا منہ الی  
جانبا المعنی امام علی بن ابی بکر صاحب ہر ایک کی نسبت مفتاح السعاد



مین مذکور اند لایذکر الفاء فی جواب اما اعتماد اعلیٰ ظهور المعنی علامہ مطهر  
حاشیہ در مین فرماتے ہیں الفقہاء یعتقدون عطف المستثنی المنقطع علی  
المتصل وعکسہ اذ لیس لمقام الاقارۃ الاحکام اما مل جل لیلیدین غینا  
فتاویٰ طہریہ بیچ امام حسین بمعانی سزاۃ المفیقین کتاب الشفیعہ مین فرماتے ہیں  
ان الالفاظ قولہ ما لہا عیۃ انما العیۃ للمدح یا بوجاب علما کا یہ مستغنی  
ہو تو حضرات اولیائے کرام قدس سرہم کا کیا پوچھنا جنکی انظار عالیہ جانب معنی  
نہایت انجذاب مین ہیں ولہذا حضرت قدس سرہ المعنوی شہیدی شریف مین دور باہر

مغر عالم افزو دم شد پوستش	زانکہ عاشق را بسوز دو دستش
زانکہ چون مغزش در اگند وید	پوستہا شد بس قیق و داکید
قشرہ جزو فستق و بادام ہم	مغر چون اگند شان شد پوست کم
چون تخم کجی کرد او صاف قدیم	پس بسوز دو وصف حادثہ کلیم
اندر استغنا مراعات نیماز	جمع ضدین است چون گرد و راز
حاصل اندر وصل چون افتاد مرو	گشت دلالہ بہ پیش مرد سرو

جعلنا اللہ منہم ورحمنا بہم امین نکتہ الشہر اقول  
ختمہ صاحب کلاس قلمت مبالا شکے ساختہ عالم کی اصل زبان عربی نہ ہو جیسے ام  
سلمہ ام سہیقہ ام فرغانی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کہ آدمی کی جو زبان مادری ہوتی  
ہے او سمین چہ لان توجہ کا محتاج نہیں ہوتا زبان کو خود عادت پڑی ہوتی ہے غلا  
لغت تنعلکہ کہ بیشیک بحالت قلمت القفات او سمین تفاوت منطون جسکا دفع  
ز ہزار عدم علم پر دلیل نہیں ہو سکتا اور محل طعن ہے تو یہی نہ وہ یکاھ نام علما

تجوید کا زبان کی حالت

حیث دیکھو عربیہ سند پر کجی زبان





الجراح بن ملیح ابو سفین الرؤاسی الکما فی الحافظ احد الامم  
 الاعلام قال بالمدین کان وکیع یلحن ولو حدثت بالفاظہ لکان عجیباً  
 کان یقول ثنا الشیخ عن عذینة یا هذا حضرت امام حل اعظم سن  
 الام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزمی فخالقین نے قلت عربیت کا طعن کیا  
 یطعن مع جواب تانہ شیخ ابن خلکان وغیرہ میں مذکور اگر بالفرض بیسار بھی تو وہی  
 استغنا قلت مبالا است ہو حاشا کہ کوئی جاہل سا جاہل امام مجتہد بلکہ المجتہدین  
 کی نسبت قلت عربیت کا گمان کر سکے بلکہ وہ فنون عربیت میں بھی امام اعظم میں  
 یا کھذا آخر کیا سبب یہ کہ شمس مولا بن یحیٰ و نہیں حالانکہ یہاں قلت  
 مبالا ت بھی نہیں بلکہ شعرا و خطباء خصوصاً متاخرین کی تمام ہمت جانب لفظ  
 مصروف باہم عربیہ خاص سے ہونا اگر ان کی زبان کو جاوہ عرب سے انحراف  
 نہیں دیتا تو نے اعتمادی کا منشا کیا ہے پھر ائمہ دین چنیں لفظ کی طرف توجہ نہایت  
 قلت میں یہ بلکہ ہمیں متفرق کو مذموم و معیوب مانع مطلوب اشتغال کا  
 یعنی کا محبوب جانتے ہیں اگر مرامات عربیت میں نے پر وہی فرمائیں کیا جاتے  
 ثابت نکلتے **عقلاً و اقوالاً** و باللہ التوفیق آدمی جب کسی فن  
 میں کوئی کلام کرے تو اوس کی عمل نظر کی چار قسمیں ہیں (قسم اول) مقصود و لذت  
 من کل الوجوہ وہ وہ معانی ہیں کہ اوس فن کے مقاصد ہوں اور اس بحث میں سو  
 کلام بھی حاصل و چنیں کے لیے ہو جیسے کتاب الصلاۃ میں مسائل صلاۃ کتاب الصوم  
 میں مسائل صوم (قسم دوم) باعتبار عموم حرام مقصود بالذات و بالمحاط  
 خصوص مقام مقصود بالغیر وہ معانی ہیں کہ اپنی حد ذات میں تو اس فن کے مقاصد

کسی فن میں شکم کے عملات کے اقسام و احکام

سے ہیں مگر بیان انکے لیے سوئی کلام نہیں جیسے کتاب الصلاة میں بعض مسائل و  
 شواہد بعض مسائل الصوم کا آنا و الجکس کہ اگرچہ مسائل صوم بھی حقیقۃً وبالذات متفق  
 فقہ سے ہیں مگر کتاب الصلاة میں انکا ذکر تبعی ہے تعلیلات ہارے وغیرہ یا کتب معللہ  
 میں اس قسم کے مسائل ہر جگہ ملینگے (قسم سوم) وہ کہ اصلاً مقاصد فن سے  
 نہیں بلکہ محض توابع و لواحق مقصود ہیں جیسے کتب فقہ میں ذکر احادیث یا کتب  
 اصول و حدیث میں ذکر مسائل فقہ اس قسم کے مباحث جامع ترمذی میں کثرت  
 اور صحیح بخاری میں بقلیت اور کتب اصول میں الضمیل مثلاً و نظائر نہایت و فور ملینگے  
 (قسم چہارم) وہ جنہیں قصد و نظر سے اصلاً نہ تبعاً اصلاً نظر نہیں مگر بیان مطابقت  
 اصلیت و تبعیہ کا صرف آہ ہو کر وہ الفاظ ہیں پر ظاہر کہ اس ترتیب میں جو مرتبہ جتنا  
 اوترتا آئے اسے اسکی طرف التفات مستلزم و مستقر گھٹتا جاتا ہے یہاں تک کہ جابجا  
 الفاظ نظر نہایت سرسری اور محض نے پروا ہی کے ساتھ رہ جاتی ہے آب ملاحظہ ہو  
 کہ قسم دوم و سوم کی کئی التفات فرمایا اثر و الاعمال تصریح فرماتے ہیں کہ کتب اصول  
 میں جو مسائل فروع ذکر و جب کتب فقہ کے مخالف ہوں یا یہ اعتبار سے مجہور  
 علامہ سید احمد حموی غفر العیون والہصار شرح الاستبصار و النظائر میں فرماتے  
 ہیں لا عبیۃ بما فی کتب الاصول اذا خالف ما ذکر فی کتب الفروع مکاشحاً  
 بہ اور نیز تصریح فرماتے ہیں کہ جب مسئلہ کا ایک حکم اس کے باب میں مذکور اور  
 دوسرا اس کے خلاف غیر باب میں مسطور ہو تو باب کا حکم حکم غیر باب کا اولیٰ و معتبر  
 تر ہے و رشتہ پیچیدہ و المختار میں ہے استفید منه ان الحكم المذكور فی بابہ  
 اولیٰ من المذكور فی غیر بابہ لانه کما استظهرہ کذا اذا دنیہ والا فلیخلف

کتب فروع کتب اصول پر مقدم ہیں  
 مسئلہ کہ اگرچہ بعض کتب فروع کتب اصول پر مقدم ہیں  
 مسئلہ کہ اگرچہ بعض کتب فروع کتب اصول پر مقدم ہیں



اھ حاشیہ طحاوی میں ہے الذی یظہر ان ما اھنا ھو المعول علیہ لان  
 ذکر الشیء فی حق محلہ قد یتساھل فیہ جائے غور ہے جب قسم دوم و قسم سوم  
 کا تنزل اس درجہ موجب تساہل ہوتا ہو تو قسم چہارم کس قدر بے پرواہی و سہل انگاری  
 کی محل ہونی چاہیے و اہل الفافان میں مصانیفہ و اب محصلین سے نہیں نہ اسکی  
 سرفضل شکم پر حرف آسکے بطرح کتب اصول میں مسائل فرعیہ کے فاسخ  
 ہونے سے یہ نہ کہا جائیگا کہ مصنف کو فقہ نہیں آتی یا اسکی تصانیف فقہیہ  
 بھی پایہ اعتبار سے ساقط ہیں اور قسم دوم کی نظیر نہایت واضح مرام ہوا  
 عالم کلام غیر اب میں تساہل پر محمول کر کے مروج ٹھہرا اگر اس سے خود اسکا  
 غیر محقق ہونا سمجھا جائے تو اسکیکادوسرکلام کہ باب سمد میں ذکر کیا کیونکر مستند  
 ہوتا ثابت ہو کہ علما سے ترک مراعات عربیت کہ نہایت محل تساہل ہو کچھ بقام  
 استعجاب و حیرت یا معاذ اللہ منافی فضل و جلالت نہیں نکلتا  
 خامس اگر یہ سب کلام نشر سے متعلق تھا پھر کیا پوچھتے ہو نظم کو جب کاسیدنا  
 نہایت تنگ اور اسکا کام بغیر اسکے کہ امور زوائد کی طرف بہت خاص بروج  
 اختصاص مصروف کیا گئے تمام نہیں ہوتا کیا جسے صنعت شعری یا ادبی  
 آشنایانہ نظر کی ہے نہیں جانتا کہ او میں نسبت نشر کس درجہ حقیقی مجال و عمر  
 مقال و بعد زمان ہے جسکے باعث شعراء مطلقین و سحرہ مؤلفین بھی ہزاروں  
 باتیں ایسی برتتے ہیں کہ نشر میں برتین تو قانون عربیت پر محض غلط و باطل یا  
 حلیۃ فصاحت سے غافل ہو گیا کتب ادبیہ میں ہزار ہا جا تصریح نہیں کرتے  
 کہ قاعدہ یوں ہے اور فلان فلان شعر میں اسکا خلاف بوجہ ضرورت

شکر فریاد شکر فریاد شکر فریاد

شعر یہ صحیح جو ہری میں امام اہل عربیت ابو الحسن خفیش سے منقول حق یہاں  
 (کذا وکذا) الا انه یجوز فی الشعر ما لا یجوز فی الکلام اہل ملخصاً خصاً نص  
 ابن خبزی میں ہے ان احتکام الذلک فی شعر او سجع فانه مقبول منہ غیر  
 منفی علیہ انھیں امام خفیش کا قول ہے ان صرف مکلا ینصرف مطلقاً  
 لغتہ الشعر وذلک انھم کانوا یضطرون کثیراً لاقامة الوزن الی صرف  
 مکلا ینصرف فتمن علی ذلک المسند فصار الاموالی ان صرفاً فی الاحتکام  
 ایضاً سجع سبب وہ لوگ جبکی عمر اس صناعت میں گذری دین تھا تو یہی دنیا  
 فقی تہی کمال تھا تو یہی بہتر تھا تو یہی شعر میں یہاں تک ڈوبے کہ شاعری سے  
 ماہری اور ماہری سے ساحری تک پہنچے وہ نظم میں بہذرت ضرورت صد بابو  
 ارتکاب کرتے ہیں کہ نثر میں ہوں تو خود ہی خطیہ و تقلید کریں تو ائمہ دین و عباد  
 الحکیمین جو اس صناعت کی زیادت استعمال و کثرت استعمال کو اپنے حق میں  
 مانتے اور من حسن اسلام الموعز کہ مکلا یغنیہ کے خلاف جانتے ہیں انھیں  
 اونکے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لان یتلی عیوناً حلحہ  
 قیحا حقیر ید خیر لہ من ان یتلی شعر اگر تم میں کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے  
 یہاں تک کہ اس سے فاسد کر دے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر کہ شعر سے بھر جائے  
 رواہ الائمہ احمد والستہ عن ابیہم یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرمایا  
 المنتطعون ہلاک المنتطعون ہلاک المنتطعون ہلاک الفنا پرست ہلاک ہوتے ہاں  
 بر باد ہوتے سخن باز رواہ احمد و مسلم والبقا و عن ابن مسعود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ اور فرمایا ہے الحیاء والعشعبتان من لا یمان لہذا الیہا شعبتان من النفاق



شرمیلا اور کم سخن ہونا ایمان کی شاخیں ہیں اور شمس کی تاب اور تپنے سے ہی زبان تیز چلتا  
 نفاق کی نشانیاں سر والا احمد والتمذی وحسنہ الحاکمہ وصحہ عن ابی  
 امامۃ حفی اللہ تعالیٰ غنہ وہ اسوجہ سے کہ خود بہارت کرنا نہیں چاہتے  
 اور مقام وہ ترک کہ ماہرین و محبتیں ڈھونڈتے ہیں اگر قوانین عربیت کی مرغا  
 نہ فرمائیں کیا بعید ہو یہ مقام ایسا تھا کہ میں بیان بھی بطور نمونہ پیش نہیں کیا  
 گنا دینا کہ دیکھو اکابر شمس عرب کو ضرورت شعریہ کن کن باتوں کی طرف لگتے ہیں  
 جو قواعد عربیت ہی بالکل خارج و مہجور اور ضرورت کا قدم در میان نہ تو موضع غلط و  
 مجھوتر تھیں اگر انکی شہرت و وفور اور مسئلے کے اشتہار و ظہور نے یہ کلام کو ایضاً  
 واضح میں قدم نہ رکھنے دیا لطف یہ ہے کہ تصرفات بعیدہ نادرہ قواعد  
 و استعمال سب ہی ہمارے کو عطا تے قادر اللسان کے ساتھ خاص مانا جاتا ہے اور  
 قاصرین کو انہیں انکی تقلید سے روکا گیا ہے کہ ایسی کہیگا تو اسکے بحر پر محمول ہوگا  
 اور جب قادر مانے ہوئے ہیں تو انکی بے پروائی نے اعتنائی پر محمول ہوگا یعنی یہ

اور چپ پٹھین تو وحشی کہلاتے ہیں | آپ چپ پٹھین تغافل ٹھہرے

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں اما قول الشاعر ع ولا حض  
 ابقل ابقا لہا کرباً و لیل المکان فہو تعرف لیس لنا ان نفعلہ ابل  
 انما لانا نوول الوارد عنہم فاعلنا الجادۃ تم ولذا المریعہ اہل اللیل  
 ہذا البیت الامثال للشد و ذغیر انہم علوا الواقع بما ذکرنا لادانہ اعطی  
 ضابطہ صحیحۃ استعمال مثلاً لمن شاء حبیبہ لوگ جنکا نہ چن کا فخر جنکا مایہ ناز و تعلی  
 و کبر ہی زبان ہو خود بے پروائی و بے اعتنائی برترین تو جنہیں حقیقتہً اسکی پرواہ نہ

تصرفات نادرہ میں قاصرین کو تقلید نہ چاہیے

عجب کہ پیرا و پیروانہو ع انچہ خیر ترست او تنگ من ست نکتہ  
سادسہ یہ تمام کلام کلام عام احوال نام بین روان تھا اقصا اب ایک  
وہ وقت خاص بھیجے جو عوام کو اپنی بعض مرادات غلیظہ ملنے سے نادر اور حضرات  
اولیائے کرام قدس سرہم کو ہنگام دور و دارات عظیمہ و تجلیات فیضہ کثرت  
حاصل ہو تا ہو جسے غایت سرور و شادمانی کہ مجامع قلب کو یک لخت محیط ہو کر تمام  
این و آن سے غافل محض کر دے ہزار و پیر ہر امر ایسی کیفیت لائق ہے کہ حتی تعلموا  
اما قتلون کی حد سے گزار دیتا ہے آخر وہ کچھ کہ حدیث صحیح میں حضور اقدس اکرم ص  
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمثیل ایک بندے کا حال کیا ارشاد فرمایا کہ میں ابان  
مہلک میں ناچے پر سوار ہوتا تھا ناقد چھوٹ گیا اوی پر کھانا پانی تھا جب ملنے کی  
امید نہ تھی اور گرمی و تشنگی نے جان پر بنا دی ایک پتھر کے نیچے یا بوس ہو کر لیٹ  
رہا کہ بہین مر جاؤنگا تاکہ لگ گئی جاگتا تو کیا دیکھتا ہے کہ ناقد سرانے کھڑا ہے اوسکے  
ملنے کی وہ خوشی ہوئی کہ بیاختہ پکارا وٹھا الہی تو میرا بندہ اور میں تیرا خدا  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شدت فرحت سے بہک گیا۔ فرماتے  
ہیں جب بندہ توبہ کرنا ہے اللہ غرور جل اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے تبتا پیر  
اوشنی ملنے سے خوش ہوا البخاری و مسلم فی صحیحہما بالفاظ عدیدہ  
عن عبادۃ من الصحابة عن اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
مسلم عن انس بن مالک عن اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبة عبده من حين يتوب اليه من احد  
كان على راحلته باضر فادته فانفلتت عنه وعليها طعامة وشرابه

اولیائے کرام قدس سرہم جو عوام کو اپنی بعض مرادات غلیظہ ملنے سے نادر اور حضرات



فایس منها فانی شیخ فاضل و ظاہر اقدیس من راحلته فیلما هو کذا  
اذہوباً قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قام مشدۃ الفرح اللہم انت  
عبدک وانا ربک اخطأ مشدۃ الفرح بیان توڑی فرخت ہی فرخت جی  
ایسانے اختیار کر دیا کہ کہتا کچھ ہے اور زبان سے نکلتا کچھ ہے حضرات اولیاء  
کرام نفعنا اللہ تعالیٰ ہم کو ان تعلیمات کے وقت نہ صرف فرحت بلکہ مشاہدہ  
وجہال میں واستغراق تہوہو جو اس فرزندت بلکہ اپنی ذات سے غافل کر دینا اور اللہ سے

کل شیء قالہ غدا المفیق	ان تکلف او تصانف لا یلیق
لا تکلفی فانی فی الفن	کلت افہامی فلا وحی شفا
ہرچ میگوید موافق چون نبود	چون تکلف نیک نالائق نمود
من چو گویم یک رگم ہشیا نیست	شعر حقان یارے کہ از یار نیست

او سوقت جو کچھ بخودانہ او کی زبان سے نکلتے وہ آپ نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں  
کہان ہیں کیا کہتے ہیں اگر انت الحق یا سبحانہ ما اعظم شانک کی جگہ  
انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانک کی زبان سے نکلتے کیا عجب ہی جسطرح حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اوس بندے کا اللہم انت انی وانا عبدک  
کے عوض انت عبدی وانا ربک کہنا نقل فرمایا اور خود ہی اوس کا عندار شاہ فرمایا  
کہ اخطأ مشدۃ الفرح شعر عائد اس پر مواخذہ نہ او پر خطاب ع کہ سلطان دیگر  
خارج از خراب و بیہ حال اہل سکر کا ہے مگر اخص خواص جنہیں حضور پر نور سلطان  
علیہ افضل الصلاۃ والتیمتہ نے اپنی خاص تربیت کی نخل حمایت میں لیا اور وارث انتم  
وفلیفہ اعظم بنارک منصب جلیل الامتہ امتہ وزعامت ملت دیا آون کے لیے سکر

ضمیمہ از سر کلام حضرت علامہ شادان در حدیث روایت حضرت علیہ السلام

اعلیٰ سے نبوی تو تو ان مصطفوی طاقتوں کی امدادیں آتی ہیں بیکو بل سے اول کے  
 دل ان عظیم بار کو اٹھاتے ہیں اور یکسر مولع و غرض نہیں کرنے پاتے مآزاغ  
 الیہ و ما طعی ان کی سپر اور ماکذب لفظ ادمائی طامی و نادر اوتن کے قلوب  
 کو وہ وحشیانہ شہی میں کہ ہزار دریا سے ستانی الحب کاسات الوصال نوش فرماتے  
 ہیں مگر قطرہ بجا نہیں چھلکتا اور لاکھ ساغر فساد فی القوم بالوائی ملائی سے مالا مال  
 رہ دیتے ہیں مگر کوئی حرف راہ نبوت سے اٹھا نہیں بہکتا یہ ائمہ ہدے و مصابیح  
 دجی میں جو ظاہر و باطن قدم بقدم حضرات انبیاء میں علیہم الصلوٰۃ والسلام علی ذوالہم  
 الی یوم الیقام خضر خلیفہ بن سچو ہر ملک قدس کی رو یا صداقت اسی مقام عالی کی طرف شاہ  
 بروجب اونھوں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی شیخ  
 عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں قد فی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ ارشاد فرمایا  
 صدق الشیخ عبد القادر کیف لا وہو القطب وانا رعا کا شیخ عبد القادر  
 نے سچ کہا اور وہ کیوں نہ سچ کہیں کہ خود قطب ہیں اور میں اونکا نگہبان صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وبارک وسلم اقول وباللہ التوفیق خلاف بات زبان  
 و وطرح صادر ہوتی ہے یا تو آدمی دانستہ غلط کہے اسکو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے یوں رد فرمایا کہ ہوا قطب ہے قطب ہیں بلکہ وہی قطب ہیں کہ اونکے  
 آگے دوسرے کو دعوت قطبیت نازیبا ہے وذلک علی الظن لیس فی التخصیر  
 اور قطب کی شان غلط گوئی نہیں نہ کہ سید الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم  
 یا یوں کہ نادانستہ صادر ہو خواہ بوجہ بخیری یا بسبب بخیر دئی اسکو حضور نے  
 یوں دفع فرمایا کہ انا رعا کا میں اونکا نگہبان ہوں کہ محمدی تو تو ان آؤنکے طلب

برجا و سالم اور زبان و جنان کو روشنی بخیا پر قائم و دائم رکھتا ہوں پھر کہو مگر مختل  
 کہ ہمارا فرزند خلاف واقع کچھ یا اہل سکرو بقایا سے سکر کی طرح بلند و عمو  
 کرے الحمد للہ میرے ہیں اس ارشاد و ہدایت بنیاد کی نہ وہ جو بعض اہل زمانہ نے  
 تراشے اور انکا فضل حضور کے جیسے تمام کو کہاں سے کہاں لیگئے اسکی قدر سے  
 تفصیل فقیر کے رسالہ مجید عظیم شرح قصیدہ وحید اکسیر ۱۳۲۰  
 میں ہے یا ہذا اسی انا دعا کی تصدیق حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
 منبر پر تشریف رکھنا و در تجلی جمال سے منبر اطہر کا وسیع اوجہ انور کا غایت انبساط  
 پر عظیم درجہ بلوچہ تجلی جلال سے اتنا سٹھنا کہ مثل ایک عصفور کے ہو جانا پھر ایک  
 تجلی اعظم و اقویٰ جسکا تحمل نے قوت نبوت محال ہوا و ترا حضور پر نور کا گرنے لگنا  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ فرمانا اینی عظیم قوت الہی طاقت سے  
 امداد کرنا حضور والا کو روک لینا کہ ہجہ مبارکہ وغیرہ کتب علمائین مفصلاً مسطور  
 و لہذا ارشاد فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 جو قدم اوٹھایا میں نے دہرین قدم رکھا بکرافت نام نبوت کہ او میں غیری حاضرین

افتر تخت سلیمان در عراق آمد ز شام	السلام نمود و ارت ملک سلیمان السلام
از بنی برداشتن کام از تو بہا و ان قدم	خیل اقدام البقا سدا عشاھا الخمار
او شہب زم ستقا الحجاب ست الموصال	جرمہ نشان نصیب ارض کی دل الام
از سر او دیارب افسر پیت بفرق	تا خط بغداد دیارب ساغر عشقت بکام
تیر غدا کی کہ شوشن ہر و اند بگریزی	سورہ آرزو صحن نور بار بار دز بام
جان نشکر و دچہ سزای کہ بر خاش سجود	دل سیات قدحہ پستپ انیکہ بر شش تمام



سرمد با سر کشے راگز تو پیچید بکبر	سر و زان سرگردان اسر تیر پاپرت مام
سر کنم مدح ست این سرگردان سر نهم	سر سست ساز سر حد کویم پائے راسر اعظام
از رخصا بیخیر پائے سر پاپر وک	بر سر پائے کہ داری پائے تا سر صد سلام

بالجہ ہمارے حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الفریقین نظام الطریقین و سرور اصحاب  
 معبودین وراثت اکمل حضور سید المرسلین ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین بارک  
 وسلم و ہندرب غزل نے حضور کو شطیبات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و  
 افعال و احوال و اعمال سب کو احیائے ملت و اقطائے سنت کا مرتبہ بخشا نہیں کہتے  
 جبکہ کہلاواتے نہ جائیں اور نہیں کرتے جب تک دن نہ پائیں رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ وارضاکلا و حشرنا فی زحمة من تبعہ ووالا الامین بالینہ وہ تخیلیات  
 غلیظہ و وار دات جسمیہ جتنا عشیرہ عشر اور و نکو بخود و آشفتنہ و از خود رفتہ کر دے  
 جب محمد اسد یہاں کمال نکلیں غایت و قارہ تسکین کے ساتھ کچھ انہنہن ڈالیں اگر احیاء  
 جانب لفظ انتہی بے التفاتی لائیں کہ بعض قواعد عربیت لحاظ سے یہ جائیں تو  
 کیا عمل متعجب ہو یا کھلا اگر بالفرض یوں ہے تو شکرا و س خدا کا جسے ہمارے  
 آفائے بارے میں اون سخت پالغزون کا حصہ کا ہے اون زوانہ محمد پر ازوار  
 و پائیکہ ترک نے اصلاخل و زلل سے حصہ نہ لیا و الحمد للہ رب العالمین **نکتہ**  
**سابع** اگر ایک غامض بات ہے کبھی حضرات اولیائے کرام قدس سرہ  
 تعالیٰ باسیر ہم قصد الخ خست بار فرماتے ہیں اور اسمین اون کے لیے کچھ اسرار ہیں جسے  
 ہمارے انظار قاصر حضرت شاہ کلیم ہشتی جہان آبادی قدس سرہ کتاب لریقات  
 میں صلاۃ الاسرار میں نارغوشیہ شریف کی ترکیب لکھ کر آخر میں ارشاد فرماتے

یہاں لکھا کہ اگر کسی کو یہ بات پڑے تو اسے ہرگز نہ ماننا چاہیے

ہیں بازو و بفرستہ پس این رباعی کثیر از و کصید و بازوہ بازو چاند	
اَظْلَمُ فِي الدُّنْيَا وَانْتِصَارُ	اید رکفی ضیما وانت ذخیوے
اذا ضاع في البید اعقال بعو	فعا علی حاکمی کچی و هو قادرا
بر حاجتے کہ خواہد راشتو و بلکہ گاہ باشد کہ روح مقدس حضرت (یعنی حضور نبی)	
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ظاہر شود و جواب کار گوید بد آنکہ در لفظ حامی الہمی اختلا	
ست شیخ بایزید میفرمود اگر این عمل برائے دیدن آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ را	
بیکند حامی المہار محمد و بخواند کبیر حار و بفتح ہمزہ و در حاجت دوستی با کسی یا تو کہی	
یا عروسی عینی در انچه در معنی اتصال است بضم ہمزہ بخواند و در حاجت قہر اے را	
یعنی انچه در کسر مطلوب باشد کبیر ہمزہ بخواند اگر چہ وزن بیت مساعد است	
نیکند چہ الف مقصورہ مؤید وزن است نہ ممدودہ بلکہ ترکیب نحوی نیز بر این کاف	
ہمزہ بناید بلکہ کسر مضاف الیہ است شیخ فرید میرٹھی بمن نوشت ماہر از و صمد بار	
میخوانیم لفظ ضمیم مرفوع بالغای علیہ لکین شیخ بایزید منصوب میخواند بنا بر آنکہ تمیز	
میگفت از ضمیمہ ہم دریدہ است چنانچہ سربہ رجلا انتہی بلفظ الشریف و کہند	
حضرت مشایخ وصیت فرماتے ہیں کہ جو لفظ اولیاتے کرام قدس است اسرار ہم سے	
جس طرح منقول ہوا او سمین تغیر کیجائے اگر چہ اپنی نگاہ میں چون لفظ آئے کہ او کہ	
یے اسرار ہیں اور برکت او سمین ہے جو ادنی زبان فیض تجل جلت صابو لکند	
الا انصاف خیر الاوصاف قصیدہ ہمد کہ ہمدید پر اعتراف کر نیو الا از حضرت	
الامام جل عارف اکمل سید و مولای محمد بن محمد بن حسین جلال اللہ والہ الدین طہی رومی	
قدس سر الشریف کی شذی معنوی مطالعہ کرے او سمین جہان جہان عربی بنشین	

بایزید میفرمود اگر این عمل برائے دیدن آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ را بیکند حامی المہار محمد و بخواند کبیر حار و بفتح ہمزہ و در حاجت دوستی با کسی یا تو کہی یا عروسی عینی در انچه در معنی اتصال است بضم ہمزہ بخواند و در حاجت قہر اے را یعنی انچه در کسر مطلوب باشد کبیر ہمزہ بخواند اگر چہ وزن بیت مساعد است نیکند چہ الف مقصورہ مؤید وزن است نہ ممدودہ بلکہ ترکیب نحوی نیز بر این کاف ہمزہ بناید بلکہ کسر مضاف الیہ است شیخ فرید میرٹھی بمن نوشت ماہر از و صمد بار میخوانیم لفظ ضمیم مرفوع بالغای علیہ لکین شیخ بایزید منصوب میخواند بنا بر آنکہ تمیز میگفت از ضمیمہ ہم دریدہ است چنانچہ سربہ رجلا انتہی بلفظ الشریف و کہند حضرت مشایخ وصیت فرماتے ہیں کہ جو لفظ اولیاتے کرام قدس است اسرار ہم سے جس طرح منقول ہوا او سمین تغیر کیجائے اگر چہ اپنی نگاہ میں چون لفظ آئے کہ او کہ یے اسرار ہیں اور برکت او سمین ہے جو ادنی زبان فیض تجل جلت صابو لکند

بین خواہ ابیات عمدیہ یا اشعار کاملہ یا پورے مصرع یا اجزائے اصالیہ ان میں ہر  
 جگہ اس قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں جو بغیر قواعد عربیت و کلمات عرب حقیقہ خواہ بطور معجزہ  
 غلط و خطا کا الزام آئے گا اور ان کی تو گنتی ہی نہیں جتنی کہ ہم کہے پڑھے تو ایسے مقامات  
 میں پڑیے جو نظم فارسی میں ممنوع یا طبع و گوشت کو سخت نامطبوع سمجھ کر کوئی گستاخ  
 بے ادب ہی انکی وجہ سے حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی کو معاذ اللہ تادقت  
 یا بدش نظیف سے عاجز کہے یا جنون کامل کی نفل حمایت میں اگر شنی شریف کی  
 تصنیف حضرت مولوی ہوسر منکر پر میں حقیر اول کی چند نظیریں اتفاقاً ذکر کرتا ہوں قال  
 قدس الله تعالى سوله واقاض علينا

ع ہکذا تعرج وتنزل دائما	ع تا اليه يصعد الطيَاب الكلم
ع موه مخفي لادى طي اللسان	ع ذافلا ذالت عليه قائما
ع سر امسينا لكم يا بدران	ع بازخوان فابدين ان يحلمنا
ع يشهد الله والملائك والهمم	ع اراصبنا عرابيا سجون
ع گفت پيغمبر كه عينا في تنام	ع كاد فقر ان يكن صفرا كدير
ع گوئی الله اكبر وآن شوم را	ع سخن خواندن لفظ و على الضام
ع الكيامتة والادب هل الملائك	ع سر بر تار و در جان از عنا
ع ليك ذاجاء القضاء على البصر	ع الضيافة والتقرى لاهل النور
ع يا ظمينا ساكننا في ارضهم	ع اعطانا شاء واوراموا واثمهم
ع گفت المرمع مع محبوب بده	ع استعينو اني الحرك يا ذوالنهي
ع گفت ليس الله بكاف عبده	ع كل شئ ما خلا الله باطل



ع چون محمد حب یعی و یحیی

ع حب و یصد ستاب حسن

اسمیں قسم دوم کے نظر بھی بیٹھے الی غی ذلک ہا ایکثر عدھا و یطول  
سودھا سبحان اللہ کیا حضرت مولانا نہ جانتے تھے کہ غابین ان بچلہا بین  
کے بعد ہرہ مفتوح ہے نہ الف کیا وہ نہ سمجھتے تھے کہ ضمیر تکلم ہی ہے نہ فی کیا  
او خبین نہ معلوم تھا کہ سی علی الفاصم میں عین ساکن نہیں وقس علیہذا ما کرکنا  
حاشا و کلا حضرت مولوی روح اللہ تعالیٰ روحہ کا علم عزیز اور کمال کبیر اور شان  
عظیم اور مکان فحیم یہ پیش پا افتادہ باتیں کیا ہیں وہ قطعاً و جزاً عریت کے بھی  
حقائق و دقائق سے ماہر تھے اور یہ ہندو شین عمداً و قصداً فرمائی ہیں جنہر باعث وہی  
استغنا و منہ پر وہی کہ مقصود صرف افادہ مقاصد عالیہ و نظم فرائد عالیہ ہے  
او اسمیں خلل نہ ہونا چاہیے رہے یز و اندجودت انکی اصلاح میں صرف کیجیے  
اوتنی دیر امر اہم و اعظم ہی میں کیوں نہ مصروف رہیے میں نہیں جانتا کہ مخالف  
حضرت مولوی تھکس سرہ المعنوی کی جناب میں کیا کہنیا عیاد ابا سدا گر مظهر  
ہو تو فتویٰ شریف کے آخر و قوسوم کا قرہ مبارک و لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
العلی العظیم تعالیٰ و تبارک **نکتہ تاسعہ** فقیر نہایت نزل پر اگر  
کہتا ہے یا مور نہ نہار دینی کمال نہ او پیر کسی سال دینی کا توقف بلکہ زائر حضرت  
تو انہیں کی کیا محل مقال بقدر نہ اولے کا ثبوت تو یہیں سے ظاہر کہ کفار او سمین  
شریک غالب ہیں و لہذا اسباب میں شعری جاہلیت کا جو عتہ ہر شعرائے  
اسلام کا زہنا نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے و ما علمندہ الشعر و ما یذنبی لہ ما کر  
کوئی دینی کمال ہو تا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے روجہ کمال ہونا اور

کمال بہت کمال میں کمال نہیں ہوتا ہے

مقدمہ ثانیہ کے ثبوت میں حدیث انتم اعلم بما مور دنیا کہ کس سے انجہ  
مسلمہ فی صحیحہ عن ام المؤمنین الصدیقة والنس برما لک رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے خرج علینا رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونحن نقرء القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال  
اقراءوا فکل حسن وسبیح اقام یقیمونہ کما یقام القدر یتعجلون ولا یتأجلون  
یعنی ہم تلاوت قرآن مجید کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
برآمد ہوئے ہم میں کوئی اعرابی یا عربی نہ تھا کوئی عجمی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا پڑھے جاؤ سب اچھا ہے عنقریب کچھ لوگ آئیں گے کہ اُسے ٹھیک کریں گے  
جیسے تیر ٹھیک کیا جاتا ہے پھر اوسکے ذریعے سے دنیا مانگیں گے آخرت نہ چاہیں گے  
سرا والا ابجد اود والید ہنی فی شعب لا یمان ظاہر ہے کہ عجمیوں اور اعرابیوں کا لہجہ  
عربوں کی برابر فصیح نہ ہو گا یا ایہمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
سب کی تحسین نفیس ریادروس تجوید یعنی پر تشنیع و تکریم فرمائی جس میں زوائد کا اہتمام  
اور تقاصد کو سلام ہو والی عباد باللہ رب العالمین صحابہ عجم و اعراب کا عرب  
ابعد سے اس امر میں کم ہونا معاذ اللہ کیا مورث نقصان ہو سکتا ہو چکا ہے  
رب عزوجل نے یہ فضل فصاحت جلیلہ و عربیت جزلیہ بھی عباد اللہ تعالیٰ پر  
آقا کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اومٹانہ رکھا ہجۃ الاسرار شریف مطالعہ کعبہ  
کہ حضور پر نور نے اپنے جہاد کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں یا بنی کہ لا شکمہ اسے میرے بیٹے تو خط کیوں نہیں  
فرماتا عرض کی یا ایت کہ میں ایک عجمی آدمی نصیب ہاں عرب پر کیونکر کلام کر لوں

صحنہ یادگار قریشیہ کو ختم کیا گیا ہے

ارشاد ہوا سوچھ کھول حضرت نے اقتضائے امر قدس کیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات بار لعاب دہن مبارک ہمارے آقا کے سوچھ بین ڈالا اور فرمایا ادع الی سبیل ربک بالحق والموحظة الحسنیۃ اپنے رب کی طرف بلا حکمت اور چھ فیضیت کے ساتھ جناب غوثیت آب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد بین نماز ظہر پڑھ کر وعظ کو بیٹھا خلق کا انورہ عظیم دیکھا زبان نے یاری کی حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو دیکھا منتہا ہے مجلس پر جلوہ افروز ہیں اور فرماتے ہیں یا بنی لہر لا تنکسر لے میرے بیٹے کلام کیوں نہیں فرماتا عز کی یا ایت کہ میری زبان بند ہو گئی فرمایا سوچھ کھول دین نے کھولا چھ بار لعاب دہن پاک ڈالا دین نے عرض کی ساتویں بار کیوں نہیں ڈالتے فرمایا تاکد با مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے بعد سجاد علوم نے سینہ افس سے زبان اظہر پر چین مارین اور وہ کلام فصاحت نظام بلا تکلف نہایت روانی و مبہما خشکی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ دفعوائے عرب نے اوس فصاحت جہم کے حضور دعوے کی ٹوپیان کیسے اور تارین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۝ لیسوا معالی قدس سرہ

آن ترک جہم چون ز مے حسن طرب کرد	بر پشت سمن آمدہ و صید عرب کرد
چون کاکل ترکانہ بر انداخت زمستی	غارتگری کوفہ و بغداد و حلب کرد
خوبان کہ ز خوبی چو گل و لاله نمودند	نازان ہمہ رازیر قدم کرد و عجب کرد
آن ماہ چو مایہ و چو شاہوت کار عشق	بر غمزہ یافت از وہر چہ طلب کرد
واری خبرے امیر حبیبی کہ معالی	بر یاد تو المقداد قاد و ہمہ شب کرد



<p>۵ ترک عجمی کاکل ترکانہ برازاحت          آنم کہ عقیق لب و در سخن آمد          ۵ ہمت شیرین لبان ام غاموشی نہی لب          ۵ عجب ست باد و جو کہ وجود من بمسائے          ۵ یارب آن ترک عجم طرفہ ملاحظت دارد          در دم از خندہ او ناز و نمک می بارد          پیش او جملہ نصیحان عرب اعجمی اند          ہر شے دیدہ و نمنی از ان حیران ست          غریبی بندہ شد آن مہوش گیسوانی را</p>	<p>از خانہ برآورد آمد و صد خانہ برانداخت          خونی دین ساغر و سپیانہ برازاحت          چو بکشتا بشکر خندہ لعل شکر افشان را          تو گفتن از آتی و مرا سخن یساتد          چہ حلا چہ فصاحت چہ صباحت دارد          شوق عالم ہر زمان شد کہ ملاحظت دارد          کہ لب و لکمی و لطف و فصاحت دارد          کہ بر خست اولین ماہ شب ہفت دارد          کہ فصاحت بملاحظت لبصاحت دارد</p>
<p>۵ و بعض الوالہین رحمہم اللہ تعالیٰ          ۵ کرشمہ کن و بازار ساحری بشکن          بساودہ سر و دستار عالمی جینی          برون خسر ام بر گوتے خوبی از ہمہ کس</p>	<p>بغزہ رونق احوال ساحری بشکن          کلاہ گوشہ بآئین سروری بشکن          سر با حور بدہ رونق پری بشکن</p>
<p>۵ مین نثار تیرے کلام کے ملی یون تو کسکو زبان نہیں</p>	
<p>وہ سخن ہے حسین سخن ہو وہ بیان ہے جبکہ بیان نہیں</p>	
<p>ترے آگے یون ہیں دے پچھے ضحاک عرب کے بڑے بڑے</p>	
<p>کوئی جانے موخہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں</p>	
<p>اگر اس واقعے سے پیشتر بعض حروف نہ برطرز عرب فرماتے ہوں معاذ اللہ کیا          محل مقال ہے اور اخبار و قانع البلب مکیں کہ برسبیل الہام اخبار بالغیب ہوں</p>	

والله سبحانه وتعالى اعلم نکتہ عاشم کہ یہ سب کلام اس  
تقدیر پر تھا کہ اغراض سے غرض منقوض النکاح نسبت ہو یعنی کہتا ہو کہ اس قصیدہ  
کی عربیت عمل کلام ہے لہذا حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اسکی نسبت  
صحیح نہیں اور اگر معاذ اللہ تان کر اغراض کرتا ہو تو خاک بر رو تھے نقص باب  
اسکا جواب روز قیامت پائیگا محبوبان خدا کی حریف گیری نہ کریگا مگر  
بدین باعداویاے سعادت بد نہاؤ والعیاذ باللہ مگر فساد کیا گیا  
اگر سب این و آن سے قطع نظر کر کے مان ہی لیا جائے کہ کسی محبوب کے بعض کلام  
میں کوئی لفظ محسن صریح ہی واقع ہوا تاہم اسکا محسن نیزے صواب سے لاکھ درجے  
زیادہ المدح و جل کو پسند ہے دیکھ کہ حضرت مولوی قدس شہنوشی شریف کیا فرماتے ہیں

اگر حشیت کثر بود معنیت راست	آن کثری لفظ مقبول خداست
در بود معنی کثر و لفظت سخنو	آینخان معنی نیز و یک تنو
دربیان خطائے مہمان کہ بہتر از صواب بیگانگان است	
آن بلال صدق در بانگ نماز	حی ہائے خواند از روستے نیاز
تا بگفتند اے پیغمبر نیست راست	این خط اکنون کہ آغاز بناست
اے نبی داسے رسول کردگار	یک مؤذن کو بود اضع بیار
عجب باشد اول دین و صلاح	محسن خواندن لفظی علی الفلاح
خشم غمیر بخوشید و بگفت	یک دور مزے از عنایات نہفت
کاسے خسان نزد خدا ہی بلال	بہتر از صدی وحی قلیل و قال
وامشور ایند تا من را از آستان	وانگو نیز از خسرو آغاز تان

فہم میگویم ازین مصرعہ  
پہلوان بر کمان و سیان  
منافقان بود و حالان  
طعن بر محبوبان نبیہ  
بہتر از محبوبان و العیاذ  
بہرہ فائدہ قال  
این قدامۃ فی المغنی  
برجوان بدلا صافی اللہ  
تعالی عنہ کان یقول  
اسیادہ جعل الشیخ  
سیدنا اھو قد اشھد  
عالی السنۃ حلیہ  
فیدیکما حدیثا ابن  
ابن کمال العلامۃ الشیخ  
ابن کثیر لا اصل لہ  
عالم السنۃ العالی و لہ فی شرح  
عالم السنۃ علی

اللہم انی اعوذ بک من جھد بلائک واسألك بحسن کادب  
مع جمیع اولیائک آمین الدنخ آمین والحمد لله رب العالمین

## تنبیہ نبیہ

الحمد لله كلام اپنے غنتے کو پہنچا اور ارنیاب مرتاب اپنی سزا کو۔  
اگ مجھے اتنا ظاہر کرنا اور رہا ہے کہ اول تا آخر یہ سدا کلام میں نے اس  
تسلیم پر مبتنی کیا ہے کہ قصبہ مبارکہ میں خوانین عربیت سے مخالفت  
پہن متعرض دیکھ کہ اس تسلیم پر بھی محمد اسد سرکار قادیان نے ہم پر کیا کچھ  
لطف فرمایا اور کن کن وجوہ قاہرہ سے انکار منکر کو ہمارے منور کر دکھایا مگر ابھی  
تو ہمیں حضرت معترض کی مزاج پر ہی کرنی ہے ذرا ہر بانی نساہت اگر اپنے اعتراضات  
تفصیلی سے اطلاق دین اور اس وقت جواب تفصیلی کے مرتبہ میں ہمیں  
ہمارے آقا کا فیضان دیکھیں گان مان اصلہ شہدائین جہانک ان معترض  
خاطر میں آئیں سب ایک ایک کر کے بیان فرمائیں کچھ اوٹھا رکھنے کی تکلیف  
ہرگز نہ اوٹھائیں ہم بھی نو جانین کہ قصبہ مبارکہ میں ایسے کیا کچھ  
اغلاط دیکھ پاتے ہیں جس کی بنا پر یہ شور اٹھانے ہیں آمیز کرتا ہوں کہ انشاء  
اللہ القادر بیان کرتے وقت کل جا بجا کلام کہ با کہ باخت عشق و شوق  
یا کھلا ہزار بار ہوتا ہوں صومچو جان کے شکاریاں آدمی کچھ کو پتی جیسا سرتلا جیسا کہ  
و کہ من عائب قولا جہیما

آبرو اہل تعصب و عناد خواہی خواہی حق و شیعہ کرتے ہیں جب اشیا  
و عوے کا وقت آتا ہے اوعائے باطل کے چہرے اترتے ہیں

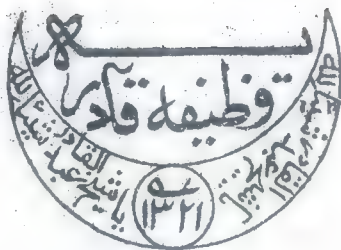
۴  
تنبیہ نبیہ  
مفتی محمد رفیع الرحمن  
قادیان



کضائر المحسناء قل لوجهما	حسد او بغضا انہ لا یمیم
یا ہذا دیکھ کہیں ایشات افلاط کے وقت تیری ہی بھینسی	وجہا لت اور معلوم و فہوم سے حرمان و بطالت ثابت ہو
یا ناظم الجبل العالی لیکم	اشفق علی الراکس تشفق علی الجبل
<p>فقیر گویم اے آگہ زنیے سبز جبل تا کنیش ریش پر کوہہ مجشنا و بجشنا  بسر خوشیش پے عجب ضعیف غفر اللہ تعالیٰ نے اثنائے تحریر رسالہ بین  قصیدہ مجیدہ خاص اسی لحاظ سے بنظر تفصیل دیکھا آجہ السداول سے  آخر تک کوئی مقام ایسا نہ پایا جسے بعد احاطہ مسائل ادب و اسنہ  عرب و روش شعر و فن عروض و نکات معانی و لطائف غموض  نظر ناقب و فکر صائب غلط کہے آلاہم مگر ایک آدھ جگہ کہ دفعہ  و خدشہ ہے وہ بھی ایسا کہ فضل قادریت شامل حال ہو تو انشاء اللہ  القدر ادا و تنا بھی نہ رہے اور بالفرض ایک آدھ بات میں شبہ  رہ جائے تو اسی کوئی جاہل ہی موجب طعن ٹھہرائے تہنیں معلوم کہ جو  ایسے مطاعن کے کانٹو بینین اور لچھیکا صحاح حسنہ و شفا کا ضعیف عیاض  و ہدایہ و خانیہ و خلاصہ و شہادہ و در مختار و غیرہ جاہل اسفار جبکا ذکر  نکتہ ستائینہ میں گرا اور اوان کے مصنفین عالمیت دار کو کیا سمجھیں گے  اللہ حسد و جل صدقہ اپنے محبوبوں کا سب اولیا و علیہ کے ساتھ  صدق محبت حسن ادب عطا فرمائے اور دین پاک و روش  نیک پر دینا سے اٹھائے آنہ و لدی و القادی علیہ و الخیر</p>	

بسمه وَاَلَا هُوَ الَّذِي وَصَّى اللّٰهَ تَعَالَى بِأَرْكَهٖ وَسَلَّمَهُ عَلَى الْمَعَالَى  
الرُّؤُفِ الرَّحِيمِ الْأَكْرَمِ وَالْهٖ وَحَبِيبِهِ سَادَاتِ الْأُمَمِ وَأَبْنَاءِ  
الْكُرِيِّمِ الْغَوَاتِ الْأَعْظَمِ وَعَلَيْنَا بِهِمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

كتبه  
عبد المذنب احمد رضا البريلوي  
عفي عنه بحسن المصطفى النبي الامي  
صلوات الله تعالى عليه وسلم



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسامه على عباده الذين اصطفى لا سيما على هذا الحبيب  
الموتقى وآله وصحبه وابنه الكريم العظيم الرجا وأوليائه وعلمائهم  
وأهل سنته اجمعين ابد اامين

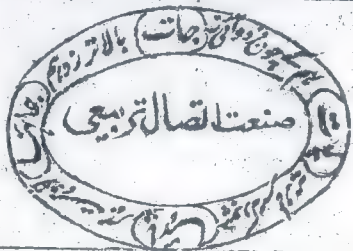
بسم الله الرحمن الرحيم

فقلت لخر قى بخوبى تعالى	سبقناى الحب كاسات الوصا
پس بگفتم باده ام رسويم ۶	داد عشقم جام وصل كبريا
شاه بر جودست و صهبا در وفو	الصلا اے فضلہ خواران حضور
آخر اين نوشيده خواندن بهر دست	بخش کردن گز نه غم خبر دوست
فهمت بسكر قى بين الموالى	سعت و مشدت لى خوى كوئس
والله سكرم شدم در سروران	شد روان در جاها سيوم روان
سكر كو چون حكم خود بر نى رو	سكر توان ذكر فسكر اكبر بود
باده خود سويت بيا سر روان	سوخته بر بوته مے مردان دان

ع  
عند سال يگزرد كه نيق  
اين ترجمه ساد كه كذا شد  
فاور اديا و در كذا شد  
تا به تاييحي كذا شد  
منو خالانينم و دان نام  
فاور خالانينم و دان نام  
لاجم على سال القينف  
متر شده الله المولى  
ان يوزن القينف اامنه  
حفظه به



فقلت لسا اقطاب لموا	نحالی وادخلوا انتم سرجالی
گفتم اے قطبان بعون شان من	جمله در آیت دستان مروان من
جمع خواندی تا قومی دلباشوند	هم ز خون حال خود وادی کنند
ورنه تا بام حضور تو صعود	حاش بشتاب و یارائے کلچ
وهمواوا شریوا انتم جنود	فسا فی القوم بالوافی ملاوی
ہمت آرید و غریبائے لشکر	ساقیم دارد لبالب از کرم
شکر حق جام تو لبر برینے ست	ہر لبالب را چکیدن در سب
تا بہم آید ان شاعر العظیم	آن نصیب لارض من کس الکرم
شری یتیم فضلتی مزید سکرم	ولا انتم علوی و الصالی
من شدم سرشار و سورم پیشید	ریخت تا قرب علوم گے کشید
فضائے خواہش شہان و من گدائے	روئے آنم کو کہ خواہم طہرہ کا
سنگ جو دشمن گفت لائے	مے طلب لانشنوی اینجا
مقام مکمل العلی جمعاً و لکن	مفاحی ففی قککم ما زال کما
جاتے تان بالا و لے جا یم بود	فوق تان از روز اول تا ابد
جات بالا تر و ہم جا بہا	جا بہا خود بہت بہر پا بہا
پا بہا چو دو کہ سر از یر پا	پا بہم کے چون فردائی رجا



انانی حضرت القریب و حکم	بصیر فنی و حسبی ذوالجلال
یکه در قریب خدا اگر داند	حال و کانی آن جلیل مدام
ایکه می گرداند آن کینه غیر	حال ما گردان ز شر ما سو غیر
آنج قریبش شادمان بر سر نه	فند الله قریب خود ما رابده
اذا البانتهی شمس کل شمس	و من ذانی الرجال اعطی مثالی
باز شهب ماوشیخان چون جام	کیست در مردان که چون بن فکرم
جند شهبای طیرستان قدس	ای شکار نجات مرغان قدس
شادمان بر قمری و گوشت زین	که گنگه چرخه چند هم فکرم
کسانی خلعت بطران عنید	و تو جانی بتلیحان الکمال
خلقم با خوش نگار عنید دار	بر سرم صد تاج دارانی بناد
یار این خلعت همایون نشود	حله پوشاک نظر پرست خود
تاج را از فرق خود محسوس	بر سرم از خاک لبت تاج نه
و اطلعی علی سر قدیر	و قلدنی و اعطانی سقالی
آگهیم سر بود بر از قدیم	عهد داده داد و جمله کام آن کریم
عهد از تو عهد از تو باز تو	با نطل نعمت و هم تاز تو
یکه روح فرخ زمان خرمی است	شوی مانند شمع حال از سریت
و و لانی علی الاقطاب جمعاً	فحکمی نافذ فی کل حال
و الیم کرده بر اقطاب جهان	پس بهر حال است حکم من دان
اموثر یا تا ثرت امرت امیر	کج روی بے حکم ادر حکم گیر
همیش از آن کافیه سخن	نرم نرم از دست لطفت رستار

فلو القیت سری فی صحار	لصادا کل غوراً فی الزوال
راز خود گرافکنم اندر صحار	جمله گم گرد و فرو رفت به غار
نفس شیطان رخ جان کور نشو	نام خواندن بر سر خنجر عبور
ناخ ایاهفت در یاد رهم	دست گیر اییم ز ازت کم زخم
ولو القیت سری فی جبال	لذکت و اختفت بیلز المال
رازم از جلوه دهم گرد و جبال	پاره پاره گشته پنهان در مال
ایم ز ازت کوه کاه و کاه کوه	کاه و بیجان راست سدر اکوه
طاعت کاه است جرم کوه زار	کوه را کاه و بر سپر در کاه زار
ولو القیت سری فوق نای	لحمدت و انطقت من سری حال
پرتو راز افکنم گریه اشیر	سر و دماغش گرد و از رازم سیر
نیز من ناز جسمم افرو ختم	هم دل زارم در نوش و ختم
زار من از زور خود با نوش کن	نار من از نور خود خاموش کن
ولو القیت سری فوق میت	لقام بقدره الموتی تعالی
راز خود بر مرده گرافکنم	زنده خیزد باذن ذوالکرم
ایم نکاهست زنده سازم و ما	چسبیت پیشیت در دل افسر ما
این لبانت جلوه بارشند کن	خم لب را مرده ام از زنده کن
و ما آنها شهو و اود هو	قهر و تنقزی الا اتالی
نمیت شهر نیست دهر و کمر و	تا شاید بر درم پیش از ظهور
ای در تو مرجع هر دهر و شهر	بند گانت راجه ترس از دست پر
هر هم عمرم کن از مهرت بخیر	خیر مضامینم میسج شکر

کوردانک خاتم و خورشید



و تعلمنی فاقصہ عن جلالی	و تجھنی بجایاتی و یجرے
از جہالم دست کوتہ بایست	جنگوید با من از حال و صفت
عرض بیگی در او ماه و سال	کوشش اندر یزد این شہر اجلال
خود کنیز او زمین بند و نان	در جہاںش کے بجایابی امان
و افعلم ما تشاء فلا سمع الی	موریدی ہم و طب و اشط و غن
ہر یہ خواہی کن کہ نسبت بترست	بندہ ام خوش می سر ایسا کست
بندہ کن لے بادشاہ بندہ جو	ابن سخن را بندہ باید بندہ گو
بروید ہم و طب و اشط و غن	شاو و پا کو بان رو و جانم زن
عطائی رفعت ثلاث المنال	موریدی لا تحف اللہ رنے
رفع آمد رسیدم تا منال	رب من حق بندہ از ترسے منال
طہر دم بولی و محبوبی عجب	اے ترا الدرب محبوب اک
از دم برکش شہا عیث رب	رب اک پاکت غم و از عیث پو
عز و مقاتل عند القتال	موریدی لا تحف و اش فانی
سخت عز و م و قائم وقت قتال	بندہ ام ترسے و اراز بدنگال
خانہ زاد سیم زباب مادرست	شکر حق با بندگان شہر است
یا عز و م قاتلا فراید رس	بندہ ات را دشمنان ناند خس
و شأ و السعاده لا قد بدالی	طبولی فی السماء و الارض وقت
شد لغیب ہو کہم سخت بلند	نو بتم در خضری و غمب راز و ند
سخت و سخت و تاج و ساز و نا	یار باین شہر مبارک و یر یاز
یک نگاہ بر گدا تو سفید ریش	بادشاہ شکر سلطانی خوش

ووقتی قبل قلبی قد صفائی	بلاد الله ملک تخت حکمی
وقت مشن صاف پیش از جان من	ملک حق بیکم تفرسان من
شرق تا غرب آن تو فرمان تو	بارک الله وسعت سلطان تو
بر درآمده زکوة وقت خویش	تیره وقتی خیره بخت سینه ریش
کنه دله علی حکم الضال	نظرت الی بلاد الله جمعاً
دانه خسر دل سان بحکم الضال	در نگاهم جسته ملک ذوالجمال
آه آه از کورے ما آه آه	دو که تو می بینی و ما در گناه
روئے تو بینیم و زبان بهیم	چشم ده نازین بلاد ما و ایم
علی قد ما بنی بد را کمال	وکل ولی له قدم وانی
بر قد مهائے نبی بدر ایملے	هر ولی را یک قدم دادند و ما
جیف بر خطوات دیو آیم	کام جا نہا تو بکام مصطفی
دست ده کیش سوارا مبین	کام بر کام سگے مارا مبین
ونلت السعدن معی المولی	در هست العلم حق صریق طبا
کرو مولائے موالی استعمر	در کس کردم علم تا قطبے شدم
سعد چرخست بنده امی سعدین	امی سعید بود سعید سعیدین
سعد کن ناسعد را سعد کن	نه همین سعدی که شایا سعد کن
و فظلم الی دای کالاولے	هر جلی فی هواجر هم صیفا
در شب تیره چه کوه نور بار	در تموز روز جیشم روزه دار
کام باد و خور و باد و خواب شام	کار مراد انت صیامت و قیام
این بهایتم را چنان گویند تداب	مرد کن یا خاک را بت کن شتاب



انا الحسنی والمجدد مقام	واقداهی علی عنق الرجال
از حسن نسل من و مخدع مقام	پائے من برگردن جمله کرام
سرورایم براه افتادیم	پائالت اسرے بنیاد ایم
گل برایک قدم گل کمدان	حسبہ سدرودا من کشان
انا الجلی محی الدین اسمہ	واعلاوی علی اسرار الحبال
مولد جمیلان و نام محی دین	رایتم بر قلمائے کوه بین
اسے آیات خدایا آیات تو	معجزات مصطفی آیات تو
جلوه ده از اسیت این اسیت	چون منی محشور زیر اسیت
و عبد القادر المشهور سم	و جدی صاحب العید الکمال
نام مشهورست عبد القادر م	عین فضل آن جد اکبر م
آن جدت چون نباشد آن	وارثی اسے جان من قربان تو
بر رضا ناقصت افشا نفل	یک پیشین آبی از بحر الکمال
نقصه دل تا چند ننگ ز بستین	بر خورش از بحر فضل آبی بزن
تشنه کاهے پادشاه کرده خش	بحر سائل را بگو خود رو برش
رو برش اورا برش بیدار ساز	هوش بخش و نوش بخش جان نواز
جان نواز جان فدای تو نام تو	کلام جان ده اسے جهان کام تو
این دعا از بند آمین از ننگ	
پورش از بغدا و اجابت افلاک	
وصلی الله تعالی علی سیدنا و مولانا محمد و آله و صحبه و ابنه و حبه	
اجمعین آمین	



فہرست کتب موجودہ مطبعہ اہل سنت و جماعت نہایت سنت العالیہ جہانگیرہ کراچی  
 اہل سنت و جماعت از تصانیف عالم اہل علم و ادب امامی حقیقیہ تہذیب و تمدن اسلامیہ

نمبر کتاب	مضمون	صفحات	قیمت	نمبر کتاب	مضمون	صفحات	قیمت
۱	عابد البحرین	۱۰	۱۰	۱۷	رد الفرضہ	۱۰	۱۰
۲	الفضل الہدی	۱۰	۱۰	۱۸	ایذان الاخری	۱۰	۱۰
۳	شرح المطالب	۱۰	۱۰	۱۹	برکات الامداد	۱۰	۱۰
۴	وفا الرجوع	۱۰	۱۰	۲۰	لاہل الاستدلال	۱۰	۱۰
۵	انصاف القوی	۱۰	۱۰	۲۱	الیا قوتہ الوداع	۱۰	۱۰
۶	اطالب الصیغ	۱۰	۱۰	۲۲	وشرح الجہد	۱۰	۱۰
۷	فتاویٰ الحرمین	۱۰	۱۰	۲۳	تجلیل حال القیامہ	۱۰	۱۰
۸	الکرامۃ الشریفہ	۱۰	۱۰	۲۴	دعوت کا ثبوت	۱۰	۱۰
۹	مع صفت امام	۱۰	۱۰	۲۵	دعوت کا ثبوت	۱۰	۱۰
۱۰	السود القضا	۱۰	۱۰	۲۶	ثبوت اور وکایہ کار و	۱۰	۱۰
۱۱	علی المسیح الکذا	۱۰	۱۰	۲۷	ختم نبوت پر دلائل قاطعہ	۱۰	۱۰
۱۲	وضع زین زناغ	۱۰	۱۰	۲۸	بابہ ختم النبوة	۱۰	۱۰
۱۳	نیرہ وضیمع	۱۰	۱۰	۲۹	قاسمہ امیریہ وقادریہ	۱۰	۱۰
۱۴	طہرہ قضیہ	۱۰	۱۰	۳۰	و غیرہ کی تکفیر رضویں	۱۰	۱۰
۱۵	الحاج المصافی	۱۰	۱۰	۳۱	قصیدہ غوثیہ فی تبلیغ حق	۱۰	۱۰
۱۶	سفن الصناد	۱۰	۱۰	۳۲	اور دیگر کتب متعلقہ علی	۱۰	۱۰
۱۷	انہار الافواہ	۱۰	۱۰	۳۳	تصانیف تلامذہ واجاب	۱۰	۱۰
۱۸	یم سلامۃ الامم	۱۰	۱۰	۳۴	تشیہ الجہال	۱۰	۱۰
۱۹	ازالۃ العار	۱۰	۱۰	۳۵	شہرستان قرا	۱۰	۱۰
۲۰		۱۰	۱۰	۳۶	متعلقہ نفسانیہ	۱۰	۱۰
۲۱		۱۰	۱۰	۳۷	ادعائے قادیانی کا	۱۰	۱۰
۲۲		۱۰	۱۰	۳۸	ہندو تصورات کی تشریح	۱۰	۱۰
۲۳		۱۰	۱۰	۳۹	بین اسلام کی مدح	۱۰	۱۰
۲۴		۱۰	۱۰	۴۰		۱۰	۱۰
۲۵		۱۰	۱۰	۴۱		۱۰	۱۰
۲۶		۱۰	۱۰	۴۲		۱۰	۱۰
۲۷		۱۰	۱۰	۴۳		۱۰	۱۰
۲۸		۱۰	۱۰	۴۴		۱۰	۱۰
۲۹		۱۰	۱۰	۴۵		۱۰	۱۰
۳۰		۱۰	۱۰	۴۶		۱۰	۱۰
۳۱		۱۰	۱۰	۴۷		۱۰	۱۰
۳۲		۱۰	۱۰	۴۸		۱۰	۱۰
۳۳		۱۰	۱۰	۴۹		۱۰	۱۰
۳۴		۱۰	۱۰	۵۰		۱۰	۱۰
۳۵		۱۰	۱۰	۵۱		۱۰	۱۰
۳۶		۱۰	۱۰	۵۲		۱۰	۱۰
۳۷		۱۰	۱۰	۵۳		۱۰	۱۰
۳۸		۱۰	۱۰	۵۴		۱۰	۱۰
۳۹		۱۰	۱۰	۵۵		۱۰	۱۰
۴۰		۱۰	۱۰	۵۶		۱۰	۱۰
۴۱		۱۰	۱۰	۵۷		۱۰	۱۰
۴۲		۱۰	۱۰	۵۸		۱۰	۱۰
۴۳		۱۰	۱۰	۵۹		۱۰	۱۰
۴۴		۱۰	۱۰	۶۰		۱۰	۱۰
۴۵		۱۰	۱۰	۶۱		۱۰	۱۰
۴۶		۱۰	۱۰	۶۲		۱۰	۱۰
۴۷		۱۰	۱۰	۶۳		۱۰	۱۰
۴۸		۱۰	۱۰	۶۴		۱۰	۱۰
۴۹		۱۰	۱۰	۶۵		۱۰	۱۰
۵۰		۱۰	۱۰	۶۶		۱۰	۱۰
۵۱		۱۰	۱۰	۶۷		۱۰	۱۰
۵۲		۱۰	۱۰	۶۸		۱۰	۱۰
۵۳		۱۰	۱۰	۶۹		۱۰	۱۰
۵۴		۱۰	۱۰	۷۰		۱۰	۱۰
۵۵		۱۰	۱۰	۷۱		۱۰	۱۰
۵۶		۱۰	۱۰	۷۲		۱۰	۱۰
۵۷		۱۰	۱۰	۷۳		۱۰	۱۰
۵۸		۱۰	۱۰	۷۴		۱۰	۱۰
۵۹		۱۰	۱۰	۷۵		۱۰	۱۰
۶۰		۱۰	۱۰	۷۶		۱۰	۱۰
۶۱		۱۰	۱۰	۷۷		۱۰	۱۰
۶۲		۱۰	۱۰	۷۸		۱۰	۱۰
۶۳		۱۰	۱۰	۷۹		۱۰	۱۰
۶۴		۱۰	۱۰	۸۰		۱۰	۱۰
۶۵		۱۰	۱۰	۸۱		۱۰	۱۰
۶۶		۱۰	۱۰	۸۲		۱۰	۱۰
۶۷		۱۰	۱۰	۸۳		۱۰	۱۰
۶۸		۱۰	۱۰	۸۴		۱۰	۱۰
۶۹		۱۰	۱۰	۸۵		۱۰	۱۰
۷۰		۱۰	۱۰	۸۶		۱۰	۱۰
۷۱		۱۰	۱۰	۸۷		۱۰	۱۰
۷۲		۱۰	۱۰	۸۸		۱۰	۱۰
۷۳		۱۰	۱۰	۸۹		۱۰	۱۰
۷۴		۱۰	۱۰	۹۰		۱۰	۱۰
۷۵		۱۰	۱۰	۹۱		۱۰	۱۰
۷۶		۱۰	۱۰	۹۲		۱۰	۱۰
۷۷		۱۰	۱۰	۹۳		۱۰	۱۰
۷۸		۱۰	۱۰	۹۴		۱۰	۱۰
۷۹		۱۰	۱۰	۹۵		۱۰	۱۰
۸۰		۱۰	۱۰	۹۶		۱۰	۱۰
۸۱		۱۰	۱۰	۹۷		۱۰	۱۰
۸۲		۱۰	۱۰	۹۸		۱۰	۱۰
۸۳		۱۰	۱۰	۹۹		۱۰	۱۰
۸۴		۱۰	۱۰	۱۰۰		۱۰	۱۰